وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن: 60/40)

01

اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ کی محبوب دُعائیں

قرآن و حدیث سے ماخوذ

تالیف و تخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

ترتیب و تہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد مدنی

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

ولایت سنز

walayatsons

لاہور۔ پاکستان

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

E-94 ، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۔ 54570 پاکستان

فون: 042-36311513-4, 37443434, 37441199

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾ [البقرة]

اور (اے پیغمبر،) جب میرے بندے تم سے
میرے بارے میں دریافت کریں تو (ان کو بتا دو کہ) مَیں
ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے
تو مَیں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس (لوگوں کو)
چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں
تا کہ راہ راست پالیں۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (المؤمن: 60/40)

اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ کی محبوب دُعائیں

قرآن وحدیث سے ماخوذ

تالیف وتخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

ترتیب وتہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد ربانی

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

E-94، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ 54570 پاکستان

فون: 7441199، 7443434، 4-6311513-042

25272

نام کتاب ❁ رسول اللہ ﷺ کی محبوب دُعائیں

تالیف وتخریج ❁ ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

ترتیب وتہذیب ❁ ابو عاصم رحمت بیگ

نظر ثانی ❁ مولانا مبشر احمد مدنی

نگران اشاعت ❁ عاصم مرزا

ڈیزائننگ ❁ چودھری زاہد لطیف

سکیننگ ❁ ڈاٹ لنکس، لاہور

ناشر ❁ فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

پہلا ایڈیشن ❁ جولائی 2009ء

تعداد ❁ 3000

سائز ❁ 4.75"x7.00"

صفحات ❁ 140

طابع ❁ ولایت سنز (پبلشرز)

محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ، لاہور۔ پاکستان

فون: 4 - 6311513 فیکس: 042-6311512

ای میل: walayatsons@yahoo.com

ISBN 978-969-8738-05-1

آئی ایس بی این ❁ 978-969-8738-05-1

قیمت ❁

حُسنِ ترتیب

پیش لفظ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فعل کے مادے "د ع و" سے ماضی مضارع دَعَا یَدْعُوْا اور مصدر دعاءٌ (دُعا) ہے اور معنٰی "پکارنا، دُعا کرنا، بلانا، طلب کرنا، سوال کرنا، اور مانگنا" ہوتا ہے۔ جب سیّدنا آدم علیہ السلام نے اللہ کی حکم عدولی کی تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نکال دیا۔ سیّدنا آدم علیہ السلام کو اپنی غلطی کا احساس ہونے اور اس پر ندامت اور شرمندگی کو دیکھتے ہوئے اللہ ربّ العزت نے معذرت (استغفار) کرنے کے کلمات "رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" (الاعراف:23/7) سیّدنا آدم علیہ السلام کو بتلا دیئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول فرمالیا۔

تمام انبیاء علیہم السلام مدد کے لئے اللہ کو ہی پکارتے رہے۔ نبی آخر الزماں ﷺ کی زندگی کا کوئی لمحہ کوئی گھڑی ایسی نہیں تھی کہ آپ ﷺ نے اپنے ربّ کو نہ پکارا ہو۔ اسی لئے عبادات میں یا دیگر معاملات میں اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی اُمت کو اللہ سے مانگنے اور پکارنے کے بہترین انداز اور الفاظ بتلائے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تقدیر کے فیصلے کو اگر کوئی بدل سکتا ہے تو وہ دُعا ہی ہے۔ (ترمذی:2139)

انسان ہر معاملے اور ہر ضرورت میں اللہ تعالیٰ ہی کا محتاج ہے۔ کیونکہ وہ ہی اَلْغَنِیُّ، اَلرَّزَّاقُ، اَلْقَادِرُ اور اَلصَّمَدُ ہے۔ اسی لئے اللہ ربّ العزت نے قرآن مجید میں تمام انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (فاطر: 15/35)

[اے لوگو! (آگاہ ہو جاؤ، تمہارا ربّ تمہیں بہت ہی اہم بات بتا رہا ہے کہ) تم سب ہی اللہ کے محتاج ہو اور وہ اللہ تو (ہر ضرورت سے ہر خواہش سے) بے نیاز ہے اور بے حد خوبیوں والا ہے]۔

حقیقت میں انسان ہر لحہ اللہ کی رحمت اور نوازشات کا محتاج ہے۔ ایک سائل و حاجت مند جس کیفیت اور عاجزی کے ساتھ خیرات کیلئے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے کیا ہم نے کبھی ایسی ہی کیفیت اپنے اوپر طاری کرتے اور اللہ کو ربّ/پروردگار مانتے اور اس پر توکل کرتے ہوئے مکمل خشوع وخضوع، رغبت کے ساتھ، گڑگڑاتے اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے التجائیں کیں ہیں؟ اگر نہیں تو پھر آئیں یہی طریقہ اختیار کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنا دامن پھیلا دیں، وہ کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ: 186/2)

[پکارنے والا جب ہمیں پکارتا ہے تو ہم اس کی پکار کا جواب دیتے ہیں]۔

اور پھر فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن: 60/40)

[اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا]۔

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ نے کوشش کی ہے کہ روزانہ مانگنے کی دُعاؤں کو یکجا کر دیا جائے اور خاص مواقع کی دُعاؤں کو علیحدہ لکھا جائے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خاص مواقع کی دُعائیں روزانہ نہیں مانگی جاسکتیں، بلکہ ان میں سے اکثر دُعائیں ایسی ہیں جو روزانہ بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

اللہ ربّ العزت سے التجا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو قبول و منظور فرما کر ہمیں اور ہمارے والدین کو اجر وثواب عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محرم ۱۴۳۰ھ/ جنوری 2009ء
ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُعا مانگنے کے آداب

☆ اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (الاعراف: 55/7)

[(اے میرے بندو یہ میرا حکم ہے کہ) اپنے ربّ سے چپکے چپکے اور گڑگڑاتے ہوئے مانگو، بے شک وہ (اللہ) حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا]۔

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک صحابی کیلئے دُعا مانگنے سے پہلے وضو کیا۔

(بخاری: 4323 مسلم: 6406 [2498])

☆ پہلے اللہ ربّ العزت کی حمد و ثناء بیان کی جائے اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے اور اس کے بعد دُعا مانگنی چاہیے۔ (ابو داؤد: 148 ترمذی: 3477)

☆ دُعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

(بخاری: 6341، 4339 ابو داؤد: 1488 ترمذی: 3556 ابن ماجہ: 3865)

☆ دُعا کے لئے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھانے چاہئیں۔ (ابو داؤد: 1489)

☆ دُعا کرتے وقت ہتھیلیوں کا رخ اپنے چہرے کی طرف رکھنا چاہیے۔

(ابوداؤد: 1486 مسند احمد: 5614 ابن ماجہ: 3866)

☆ دُعا ہاتھ اٹھائے بغیر بھی مانگی جاسکتی ہے {جس طرح نماز میں اور نماز جنازہ میں}۔

(مسلم: 1717 [736] ابو داؤد: 3199 ابن ماجہ: 1497)

☆ قبلہ رخ ہو کر دُعا مانگنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

(بخاری: 1028، 1753 مسلم: 2070 [894] نسائی: 3085)

☆ پورے یقین، پوری رغبت اور سنجیدگی کے ساتھ اللہ سے مانگنا چاہیے۔

(بخاری: 6338، 6339 مسلم: 6812 [2679] ابوداؤد: 1483 ابن ماجہ: 3854)

☆ دُعا دل جمی اور دوٹوک الفاظ میں کرنی چاہیے۔

(بخاری: 6338 مسلم: 6812 [2679] ابوداؤد: 1483)

- دُعا مکمل توجہ، یکسوئی اور قبولیت کا مکمل یقین رکھتے ہوئے مانگنی چاہیے۔
(ترمذی: 2766 ابن ماجہ: 3854 ابو داؤد: 1483)
- دُعا کے الفاظ تین تین بار دہرانے چاہئیں۔ (مسلم: 1794[763])
- کسی اور کے لئے دُعا مانگنے سے پہلے اپنے لئے دُعا مانگنی چاہیے۔
(ترمذی: 3385 ابن ماجہ: 3852)
- جامع (کم الفاظ اور زیادہ مفہوم والی) دُعا مانگنی چاہیے۔ (ابوداؤد: 1482 احمد: 148/6)
- معمولی سے معمولی چیز بھی اللہ ہی سے مانگنی چاہیے۔ (ترمذی: 2043)

دُعا ہی عبادت ہے

❁ سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ [دُعا ہی عبادت ہے]۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (المؤمن: 60/40)

[اور تمہارے ربّ نے کہا ہے، (مَیں حکم دیتا ہوں) مجھے پکارو (مجھ سے مانگو) مَیں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا، یقیناً وہ لوگ جو تکبّر (غرور) میں آکر مجھ سے نہیں مانگتے (میری عبادت نہیں کرتے) وہ لازماً ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے]۔

(بخاری [الأدب المفرد]: 715 ابو داؤد: 1479 ترمذی: 2969 ابن ماجہ: 3828)

دُعا صرف اللہ ہی سے مانگنا چاہیے

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

(الرعد: 14/13)

[اسی (اللہ) کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اس کے سوا (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک آدمی (پیاس کی شدت میں) اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (آپ ہی آپ) اس کے منہ میں (اڑکر) پہنچ جائے حالانکہ وہ (کسی طرح بھی) اس (کے منہ) تک پہنچنے والا نہیں۔ اور کافروں کی دُعا (اس طرح) بھٹکی (بھٹکی) پھرا کرتی ہے (کوئی سننے والا نہیں)]۔

اللہ سے مانگنے کیلئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں

❁ اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (البقرۃ: 186/2)

[اور (اے میرے پیارے نبی ﷺ) میرے بندے جب آپ ﷺ سے میرے بارے میں سوال کریں (کہ اللہ نزدیک ہے یا دور ہے؟ تو آپ ﷺ انہیں بتلا دیں) کہ مَیں ان کے قریب ہی ہوں۔ جب بھی کوئی مانگنے والا مجھ سے سوال (دُعا) کرتا ہے / پکارتا ہے تو مَیں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ بھی مجھ پر ایمان رکھیں (لائیں) اور میرا حکم مانیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں]۔

غیر اللہ سے مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے

❁ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ (الاحقاف: 5/46)

[اور اس (شخص) سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے، بلکہ وہ (فوت شدہ) بھی اس سے بے خبر ہیں کہ کوئی انہیں پکار رہا ہے]۔

✲ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ○ مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ○ (الحج: 74،73/22)

[اے لوگو! (آگاہ ہو جاؤ/ متوجہ ہو جاؤ، اللہ رب العزت بڑی اہم بات کہنے لگے ہیں) ایک مثال بیان کی جانے لگی ہے غور سے سنو، یقیناً جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں/ سکیں گے چاہے وہ سب اس کام کیلئے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے، تو وہ اس (چیز) کو اس (مکھی) سے نہیں چھڑا سکیں گے، (تو دیکھو) مانگنے والا بھی کمزور اور دینے والا بھی کمزور ہے، (افسوس) انہوں نے اللہ کی قدر/ تعظیم نہیں کی جس طرح کہ اس کی قدر/ تعظیم کرنے کا حق ہے، یقیناً یقیناً اللہ قوت والا بالادست (زبردست) ہے (اس بات کا پتہ تو روز قیامت ہی چلے گا)]۔

✲ پھر ارشاد فرمایا:

وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ○ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ○ (فاطر: 14،13/35)

[اور اس (اللہ) کے علاوہ جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو (اول) تو وہ تمہاری دُعا کو سنیں گے نہیں اور (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکیں گے اور (تم جو ان کو اللہ کے شریک بنا رہے ہو) قیامت کے دن وہ (خود) تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تم کو خبر دینے والے (اللہ) کی مانند کوئی خبر نہ دے گا]۔

☆ مزید ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ ۙ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ (النحل: 21،20/16)

[اور اللہ کے سوا جن (ہستیوں) کو یہ لوگ (حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ (خود) کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور وہ (تو) خود کسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ وہ (تو) مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں، اور ان کو (اتنی بھی) خبر نہیں کہ وہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے]۔

دُعا سے قبل اعتراف گناہ اور پھر توبہ

☆ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
بے شک جب کوئی بندہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر اپنے ربّ کے حضور اعتراف کر لیتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھ سے فلاں جرم ہوا، تو مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اسکا کوئی مالک ہے جو اسکی سرزنش یا بخشش پر قادر ہے؟ (لہٰذا) میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ (بخاری: 7507 مسلم: 6986[2758])

● دُعا مانگنے سے پہلے اعتراف گناہ کرنا اور اظہار ندامت کرنا ضروری ہے۔

{سیّدنا آدم علیہ السلام (الاعراف: 23/7) اور سیّدنا یونس علیہ السلام (الانبیاء: 87/21) کی دُعائیں}

کس طریقہ سے مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے

❁ سیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا نماز ادا کی اور دُعا مانگنے لگا، "یا اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر" آپ ﷺ نے فرمایا، "اے نمازی! تو نے (دُعا مانگنے میں) جلدی کی، جب نماز ادا کر چکو اور دُعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کی شایان شان حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اپنے لئے دُعا کرو"۔ ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "اے نمازی! دُعا کر تیری دُعا قبول کی جائے گی"۔ (ابو داؤد: 1481 ترمذی: 3477)

❁ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے سنا:

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(ابو داؤد: 1493 ترمذی: 3475 ابن ماجہ: 3857)

[اے اللہ مَیں تجھ سے اس لئے مانگتا ہوں کہ تو اِلٰہ ہے تیرے سوا کوئی اور اِلٰہ نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا، تیری برابری کرنے والا کوئی نہیں]۔

❁ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اِسم اعظم کے وسیلے سے دُعا مانگی ہے اور اِسم اعظم کے وسیلے سے جب اللہ سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس سے دُعا کی جاتی ہے تو وہ دُعا قبول فرماتا ہے۔

❁ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) ان دو آیات میں ہے:

"وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" (البقرۃ:163/2) اور "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" (البقرۃ: 255/2 آل عمران: 2/3)

(ابو داؤد: 1496 ترمذی: 3478 ابن ماجہ: 3855)

❁ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی جب (اللہ) سے مانگے تو پھر اسے یوں نہیں کہنا چاہیے:

[اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، بلکہ عزم و یقین اور پوری رغبت کے ساتھ مانگنا چاہیے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی بھی شے ناممکن نہیں ہے {بے شک اس سے کوئی زبردستی نہیں کروا سکتا (بخاری:6338)} {اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا (مسلم:2679)} کہ دے نہ سکے]۔ (بخاری: 6339 مسلم: 2679 ابن ماجہ: 3654)

❁ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مچھلی والے (سیّدنا یونس علیہ السلام) کی دُعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی، کے واسطے سے جب کوئی مسلمان مانگتا ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ (احمد: 170/1 ترمذی: 3505)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیا: 87/21)

[(اے میرے مالک) تیرے علاوہ اور کوئی معبود ہے ہی نہیں، (اے اللہ) تیری ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، یقیناً مَیں ہی قصوروار ہوں]۔

❁ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص رات میں جاگے اور کہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور پھر کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ پھر دُعا کرے تو دُعا قبول کی

جاتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز ادا کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔
(بخاری: 1154 أبو داؤد: 5060)

٭ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
(دُعا کرتے ہوئے) یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے الفاظ لازم پکڑو۔
(ترمذی: 3505 احمد: 235/5)

دُعا کی قبولیت کی صورتیں

٭ سیّدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدَى ثَلَاثٍ اِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَ اِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا
(احمد: 18/3 ترمذی: 3573 الموطا: 499)

[جب کوئی مسلمان دُعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے، I دُعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے، یا II اس کی دُعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے، یا III دُعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے]۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تب تو ہم کثرت سے دُعا کریں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:
اَللّٰهُ اَكْثَرُ [اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں (جتنا چاہے مانگو)]۔

دُعا کی قبولیت کے اوقات

٭ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ ربّ العزت ہر رات آسمانی دنیا پر نزول فرماتے ہیں حتیٰ کہ جب رات کا ایک تہائی

حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہے کوئی دُعا کرنے والا میں اس کی دُعا قبول کروں۔ ہے کوئی مانگنے والا میں اسے عطا کروں۔ ہے کوئی بخشش کا طلب گار میں اس کے گناہ معاف کر دوں"۔

(بخاری: 1145 مسلم: 1772 [758] ابو داؤد: 1315 ترمذی: 3498 نسائی الکبریٰ: 10314 ابن ماجہ: 1366 احمد: 2641 المؤطا: 493)

- باوضو ہو کر سونے والا جب رات کو اٹھے اور اللہ سے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر مانگے تو اللہ اسے عنایت فرماتے ہیں۔ (ابو داؤد: 1315 ابن ماجہ: 3881)
- لیلۃ القدر میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی: 3513 ابن ماجہ: 3850)
- اذان کے وقت اور میدان جنگ میں دُعا قبول کی جاتی ہیں۔ (ابو داؤد: 2540)
- فرض نماز کے بعد مانگی گئی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ (ترمذی: 2540 نسائی: 9936)
- حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان دُعا قبول کی جاتی ہے۔ (ابو داؤد: 1899 ابن ماجہ: 2962)
- اذان اور اقامت الصلوٰۃ کے درمیان دُعا قبول ہوتی ہے۔

(ابو داؤد: 521 ترمذی: 212، 3595 احمد: 225/3)

- دوران سجدہ دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔ (مسلم: 1083 [482] ابوداؤد: 875 نسائی: 1138)
- جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جب دُعا قبول کی جاتی ہے۔

(بخاری: 935 مسلم: 1669 [852] ابو داؤد: 926)

- یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کے دن دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی: 3585)
- توبہ کرنے والے کی دُعا ہر گھڑی قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری: 7507 مسلم: 6986 [2758])
- آب زمزم پینے سے قبل دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ: 3062 احمد: 357/3)
- روزہ دار کی دُعا جب وہ روزہ افطار کر رہا ہو قبول کی جاتی ہے۔

(ابن ماجہ: 1753 الحاکم: 422/1)

اللہ سے مانگنے کے جائز امور

- کافروں اور منافقین کے لئے بددعا کرنا جائز ہے۔ (بخاری: 6392، 6396)
- مسلمان بھائی کی درخواست پر دُعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ (بخاری: 6344)
- کسی مسلمان بھائی کو دُعا کے لئے کہنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔
(ابو داؤد: 1948 ترمذی: 3562 ابن ماجہ: 2894)
- اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے مانگنے سے اللہ ربّ العزت دُعا قبول فرماتے ہیں۔ (اصحاب الغار نے اپنے نیک اعمال اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے کہا تھا: اے اللہ! اگر ہم نے وہ نیک اعمال تیری رضا کیلئے کیے تھے تو تو ہمارے ان اعمال کو قبول کرتے ہوئے غار کے منہ پر پڑے پتھر کو ہٹادے۔ تو اللہ نے ان کی دُعا قبول فرماتے ہوئے پتھر کو سرکا دیا)۔ (بخاری: 2215 مسلم: 6949 [2743])
- دُعا کرتے ہوئے گڑگڑانا، رونا اور آنسو بہانا مسنون طریقہ ہے۔
(مسلم: 499 [202] نسائی: 11269)
- زندہ اور نیک مسلمان سے دُعا کروانا جائز ہے۔ (بخاری: 1010، 3710)

اللہ سے مانگنے کے مکروہ اور ممنوع امور

- دُعا میں ہم وزن اور پرتکلف الفاظ استعمال کرنا منع ہے۔ (بخاری: 6337)
- دُعا میں غیر ضروری سوال اور باتیں نہیں کرنا چاہئیں۔ (ابن ماجہ: 3864)
- رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں اپنے گناہوں کی سزا پانے کی دُعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(مسلم: 6835 [2688])
- موت کی تمنا اور موت کی دُعا مانگنا منع ہے۔ (بخاری: 6349 مسلم: 6817 [2681])
- اپنے لئے، اپنی اولاد، اپنے خادموں اور اپنے مال و اسباب کے لئے بددعا کرنے

سے منع کیا ہے۔ (مسلم: 7515 [3009] ابو داؤد: 1532)

دُعا مانگتے ہوئے اللہ کے علاوہ کسی اور کو شریک کرنے یا وسیلہ بنانے والا جہنم میں داخل ہوگا۔ (بخاری: 6683)

دُعا کی قبولیت نہ ہوتے دیکھ کر دُعا کرنا چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری: 6340 مسلم: 6934 [2735] ابو داؤد: 1484 ابن ماجہ: 3853)

اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی سکھلائی ہوئی دُعاؤں میں ردو بدل کرنے سے منع فرمایا۔
(بخاری: 247 ابو داؤد: 5046 ترمذی: 3394)

ہر مانگی ہوئی دُعا قبول نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعا اپنے بیٹے کیلئے رد فرمائی۔ (ھود: 46/11)

اللہ ربّ العزت نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد کے لئے کی گئی دُعا بھی قبول نہ فرمائی۔ (ھود: 42/11)

اللہ ربّ العزت نے رسول اللہ ﷺ کی رأس المنافقین عبد اللہ بن اُبیّ اور دیگر منافقین کے لئے مانگی گئی دُعا قبول نہ فرمائی۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (المنافقون: 6/63)

[(اے محمد ﷺ) چاہے آپ ان (منافقین) کیلئے دُعا کریں یا نہ کریں، ان (منافقوں) کو کوئی فرق نہیں پڑے گا، (کیونکہ) اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، یقیناً اللہ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت بھی نہیں دیتا]۔

اللہ ربّ العزت نے نبی ﷺ کی اُمتِ مسلمہ کیلئے خانہ جنگی سے بچنے کی دُعا قبول نہ فرمائی۔ (مسلم: 7260 [2890] الموطا: 498 احمد: 445/5)

وہ خوش نصیب جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

- مظلوم کی دُعا، مسافر کی دُعا اور والد کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔
(ابو داؤد: 1536 ابن ماجہ: 3862 ترمذی: 1905)
- جہاد فی سبیل للہ، عمرہ اور حج ادا کرنیوالوں کا کیا گیا سوال قبول کیا جاتا ہے۔
(ابن ماجہ: 2893)
- نیک اولاد کی دُعا والدین کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ: 3660 احمد: 509/2)
- روزہ دار کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی: 345/3)
- مریض کی دُعا یہاں تک کی وہ ٹھیک ہو جائے۔ (بیہقی: 345/3)
- مسلمان بھائی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں مانگی گئی دُعا جلد قبول کی جاتی ہے۔
(مسلم: 6927 [2732] ابو داؤد: 1534)
- خوشحالی کے وقت مانگنے والے کی دُعائیں تنگی اور مصیبت کے وقت بھی قبول کی جاتی ہیں۔
(ترمذی)

وہ بدنصیب جن کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں

- غفلت اور لاپرواہی سے مانگنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (ترمذی: 3479)
- رزق حرام کھانے والوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم: 2346 [1015] ترمذی: 2989)
- گناہ اور قطع رحمی کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (ترمذی: 3573 احمد: 18/3)
- زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (الطبرانی)
- نیکی کا حکم نہ دینے اور برائیوں سے نہ روکنے والے کی دُعا بھی قبول نہیں ہوتی۔
(ترمذی: 1762)
- زانی کی دُعا جب تک توبہ نہ کرے قبول نہیں ہوتی۔ (الطبرانی)

دُعا کی فضیلت اور اہمیت

- اللہ ربّ العزت کے نزدیک دُعا سے بڑھ کر کوئی عزت والی چیز نہیں۔

(بخاری [الأدب المفرد]: 376/1 ترمذی: 3370 ابن ماجہ: 3829)

- دُعا مانگنے سے تقدیر بدل جاتی ہے اور آئی ہوئی بلا ٹل جاتی ہے۔ (ترمذی: 2139)

- دُعا آفات اور اللہ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی: 3377)

- دُعا کرنے والے کو اللہ ربّ العزت کبھی محروم نہیں کرتے۔ (ترمذی: 3381)

- اللہ سے نہ مانگنے سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔

(بخاری [الأدب المفرد]: 659،658 ترمذی: 3373 ابن ماجہ: 3827)

ذکر و اذکار کی فضیلت اور اہمیت

33

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ، فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٌ مِّنْهُمْ

(بخاری: 7405 مسلم: 6805 [2675] ترمذی: 3388 ابن ماجہ: 3822)

[مَیں بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ کسی جماعت میں (بندوں میں) میرا ذکر کرتا ہے تو مَیں بھی اس سے بہتر جماعت میں (فرشتوں میں) اسکا ذکر کرتا ہوں]۔

- اللہ کو یاد کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

(بخاری: 6407 مسلم: 1823 [780])

جس مجلس میں بیٹھے لوگ اللہ کو یاد نہ کریں اور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو ایسی مجلس قیامت کے دن ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ (ترمذی: 3380)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کر لئے وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بخاری: 6410 مسلم: 6609 [2677] ترمذی: 3508)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذکار انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ قیامت کے دن وہ سوال کی جائیں گی اور بلوائی جائیں گی۔ (ترمذی: 3583 ابو داؤد: 1501، 1502)

اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔
(ابن ماجہ: 3790 ترمذی: 3377)

صبح کے مسنون اذکار اور دُعائیں

تہجد کے وقت

❊ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کیلئے جاگے تو آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آخری گیارہ آیات (190 تا 200) تلاوت فرمائیں۔

(بخاری: 4569، 4570 مسلم: 1789 [763])

❊ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو اس دعا سے شروع کرتے:

"اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَالِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَ لِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ"

(بخاری: 1120 مسلم: 1808[769] ابن ماجہ: 1355 نسائی: 1618)

[اے میرے اللہ! تو ہی ہر طرح کی تعریف کا مستحق ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا (سنبھالنے والا) ہے۔ تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے پر تیری ہی حکومت ہے۔ تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے، تُو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے،

تُو ہی آسمانوں اور زمین کی ہر شے کا مالک ومختار ہے۔ تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے، تُو سچا ہے اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے، اور تیرے ساتھ ملاقات سچ ہے، اور تیرا فرمان سچا ہے، اور جنت حقیقت ہے اور دوزخ حقیقت ہے، تمام انبیاء علیہم السلام سچے ہیں، محمد ﷺ سچے ہیں، قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! مَیں تو تیرا فرمانبردار ہوں، اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، اور تجھی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہوں، اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے بحث وتکرار کرتا ہوں، تجھی کو اپنا حاکم (فیصل) بناتا ہوں، پس (اے اللہ) میری التجا ہے تُو میرے سارے گناہ معاف فرما دے جو مَیں نے پہلے کئے، چھپ کر کئے اور اعلانیہ کئے ہیں، تو ہی ان (گناہوں) کو آگے بڑھانے والا اور تو ہی مؤخر (پیچھے) کرنے والا ہے، تیرے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے]۔

نیند سے بیدار ہونے پر مسنون اذکار

❁ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جب نبی ﷺ رات کو اٹھتے تو آپ ﷺ دس (10) بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ دس (10) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس (10) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس (10) بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس (10) بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ دس (10) بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس (10) بار اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَ ضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ (ابو داؤد: 5085 نسائی الکبریٰ: 10707)

[اے اللہ! مَیں دنیا اور روز قیامت کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں]۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(بخاری: 6306 نسائی: 5524)

[اے اللہ! تُو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تُو نے ہی مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا ہی بندہ ہوں، اور اس عہد اور وعدے پر اپنی ہمت و طاقت کے ساتھ قائم ہوں جو مَیں نے تجھ سے کیا۔ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے اعمال کے شر سے، تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تُو نے مجھے عنایت فرمائیں، اور اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میری استدعا ہے تُو میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ گناہوں کو صرف تُو ہی معاف کرسکتا ہے، یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا]۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ

(بخاری: 6312 مسلم: 6887 [2711] ابو داؤد: 5049 ترمذی: 3417)

[اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ مَیں مرتا ہوں اور (تیرے ہی نام کے ساتھ) زندہ ہوتا ہوں]۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(بخاری: 6312 مسلم: 6887 [2711] ابو داؤد: 5049 ترمذی: 3417)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے ہمیں زندہ کیا، اس کے بعد کہ اس نے ہمیں موت دے دی (تھی) اور اسی (اللہ) کی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے]۔

صبح کی دُعا

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ، اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّمَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

(مسلم: 6908 [2723] ابو داؤد: 5071)

[ہم نے صبح کی اور سارے ملک نے صبح کی، جو کہ اللہ کا ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، سب کچھ اسی کی ملکیت ہے، اور ہر قسم کی تعریفیں اسی (اللہ) ہی کیلئے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت (طاقت) رکھتا ہے۔ اے میرے ربّ! مَیں تجھ سے آج کے دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والا ہے، اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں آج کے دن کے شر سے اور آج کے بعد آنے والے کل کے شر سے، اے میرے ربّ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے ربّ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے]۔

تسبیحات

❋ سورۃ الاخلاص ❋ سورۃ الفلق ❋ سورۃ الناس {صبح وشام تین تین بار}

(بخاری: 5017 ابو داؤد: 5056 ترمذی: 3402 نسائی: 5430 ابن ماجہ: 3875)

سُبْحَانَ اللّٰهِ (مسلم: 6852[2698]) {سو (100) مرتبہ}

[(مَیں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جس طرح پاکی بیان کرنے کا حق ہے) اللہ (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے]۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(بخاری: 6409 مسلم: 6862[2704] ابو داؤد: 1526 احمد: 399/4 المؤطا: 485)

[نہ کوئی گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ ہی عبادت کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کیساتھ]۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ (الْعَظِيْمِ) وَ بِحَمْدِهٖ {سو (100) مرتبہ}

(بخاری: 6405 مسلم: 6843 [2692] ابو داؤد: 5091 ترمذی: 3466 ابن ماجہ: 3812 احمد: 3021 المؤطا: 483) {الْعَظِيْمِ کا لفظ ابوداؤد میں زائد ہے}

[اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے عظمت والا اور اپنی (ہر قسم کی) تعریف کے ساتھ]۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ {سو (100) مرتبہ}

(بخاری:3293 مسلم:6842 [2991] ابوداؤد:5077 ابن ماجہ:3795 ترمذی:3468 احمد:302/2 المؤطا:482)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک بھی نہیں سب ملکیت (بادشاہت) صرف اسی کی ہے، ہر قسم کی تعریف کا مستحق بھی وہی ہے، اور وہ (اللہ) ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے]۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ {الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ} وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(مسلم: 6858 [2702] ابوداؤد: 1517 ترمذی: 3577 {قوسین میں زائد الفاظ سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کے ہیں})

[میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں {جس کے علاوہ ہرگز کوئی اور معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے} اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں]۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ {تین (3) مرتبہ}

(ترمذی: 3437 مسلم: 2709 ابن ماجہ: 3518)

[میں اعلیٰ ترین ہستی اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے]۔

طہارت کی دُعائیں

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

"بِسۡمِ اللّٰہِ" اَللّٰھُمَّ! اِنِّیۡٓ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ

(بخاری: 142 مسلم: 831 [375] ابو داؤد: 5 ترمذی: 5 ابن ماجہ: 296)

[اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں (جنوں) اور خبیثنیوں (جنیوں) سے]۔

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفۡرَانَکَ (ترمذی: 7 ابو داؤد: 30 ابن ماجہ: 300)

[(اے اللہ مَیں) تیری بخشش کا طلب گار ہوں]۔

غسل / وضو / تیمّم کرنے کے بعد کی دُعا

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ (مسلم: 2343 [554] ترمذی: 55 ابو داؤد: 169 نسائی: 148 ابن ماجہ: 470)

[مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، (وہ) اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں اور (مَیں) گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں]۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ (ترمذی: 55)

[اے اللہ! (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے بہت زیادہ توبہ کرنیوالوں میں سے کر دے، اور (میری درخواست ہے کہ تُو) مجھے پاک وصاف رہنے والوں میں سے بھی کر دے]۔

اذان کے بعد کی دُعائیں

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذان اور اقامت کے مابین دُعا رد نہیں کی جاتی"

(ابو داؤد: 521 ترمذی: 212،3595 احمد: 225/3)

☆ اذان کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے اور پھر یہ دُعائیں پڑھی جائیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

(بخاری: 614 ابو داؤد: 529 ترمذی: 211 نسائی: 681 ابن ماجہ: 722)

[اے اللہ! اس (اذان) دعوتِ کامل اور قائم ہونیوالی نماز کے رب، (ہماری درخواست ہے کہ تو) محمد ﷺ کو وسیلہ (بہشت کا بلند درجہ) اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے]۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

(مسلم: 851 [386] ابو داؤد: 525 نسائی: 680 ابن ماجہ: 721)

[میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں]۔

مسجد کی طرف جانے، داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

❁ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے گھر میں نماز فجر کی سنتیں ادا کیں اور مسجد کی طرف جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھی!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا

(بخاری: 6316 مسلم: 1788 [763] ابو داؤد: 1353)

[اے اللہ! میری التجا ہے کہ تو میرے دل کو نور سے معمور فرما دے، اور میری استدعا ہے کہ تُو میری زبان میں نور بھر دے، اور میری درخواست ہے کہ تُو میرے کانوں میں نور بھر دے، اور میری التجا ہے کہ تُو میری آنکھوں کو نور سے منور فرما دے، اور میری استدعا ہے کہ تُو میرے پیچھے نور کر دے، اور میری التجا ہے کہ تُو میرے آگے بھی نور کر دے، اور میری التجا ہے کہ تُو میرے اوپر بھی نور بھر دے، اور میری استدعا ہے کہ تُو میرے نیچے بھی نور بھر دے، اے اللہ! مَیں تجھ سے التجا کرتا ہوں تُو مجھے نور عطا فرما]۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (ابو داؤد: 466)

[مَیں عظمت والے اللہ، اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے]۔

بِسْمِ اللّٰهِ[1] وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ[2] اَللّٰھُمَّ! افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[3]

[1] (ابن ماجہ: 771) [2] (ترمذی: 314 ابن ماجہ: 771) [3] (مسلم: 1652 [713] ابو داؤد: 425 ابن ماجہ: 772)

[اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور صلوٰۃ وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]۔

مسجد سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ[1] وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ[2] اَللّٰھُمَّ! اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[3] اَللّٰھُمَّ! اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ[4]

[1] (ابن ماجہ: 771)

[2] (ترمذی: 314 ابن ماجہ: 771) [3] (مسلم: 1652 [713] ابن ماجہ: 772 ابوداؤد: 465) [4] (ابن ماجہ: 773)

[اللہ کے نام کے ساتھ (مَیں نکلتا ہوں) اور صلوٰۃ وسلام ہو رسول اللہ (ﷺ) پر۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری استدعا ہے تُو مجھے شیطان مردُود سے بچا کر رکھ]۔

نماز کی دُعائیں

دُعائے استفتاح

اَللّٰهُمَّ! بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ

(بخاری: 744 مسلم: 1354 [598] ابو داؤد: 781 نسائی: 60 ابن ماجہ: 805)

[اے اللہ! میری استدعا ہے تُو دُوری کر دے میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان، جس طرح تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری (ڈال) رکھی ہے۔ اے اللہ! میری التجا ہے تُو مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری استدعا ہے تُو میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے]۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

(ابو داؤد: 775، 776 ترمذی: 242 ابن ماجہ: 804 نسائی: 901)

[اے اللہ! (مَیں تیری پاکی بیان کرتا ہوں) تو اپنی خوبیوں کے ساتھ ہر عیب سے پاک ہے، اور تیرا نام بڑا بابرکت ہے اور تیری شان بڑی بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق ہے ہی نہیں]۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ

(ابو داؤد: 764 ابن ماجہ: 807، 808)

[مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے]۔

سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (الفاتحۃ:1/1-7)

(بخاری: 743، 776، 778، 780 مسلم: 1110 [498] ابن ماجہ: 812، 813، 814 ابوداؤد: 778، 779)

[تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (جو) نہایت ہی مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ فیصلے (قیامت) کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اے اللہ! ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمیں سیدھی راہ (راہ ہدایت پر) چلا (اور اس پر چلاتے ہوئے منزلِ مقصود تک پہنچا)۔ ان لوگوں کی راہ (چلا) جن پر تُو نے اپنا انعام فرمایا، نہ ان لوگوں کی (راہ) جن پر (تیرا) غضب (نازل) ہوا اور نہ ہی گمراہوں کی (راہ)]۔

(آمِيْنَ) (التجاؤں کو) قبول فرما۔ (بخاری: 6402 ابن ماجہ: 851 تا 857)

تلاوت قرآن کریم

سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص یا قرآن مجید کی کوئی چھوٹی سورت یا کم از کم کسی بھی سورت کی تین آیات اور زیادہ سے زیادہ آیات/سورتیں حسب ہمت پڑھی جا سکتی ہیں۔

رکوع کی دُعائیں

☼ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَیں رکوع اور سجدے میں قرآن حکیم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔ پس تم رکوع میں اپنے ربّ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں خوب دُعا مانگو"۔

(مسلم: 1074 [479] نسائی: 1046 ابو داؤد: 4045)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ {کم از کم تین (3) مرتبہ}

(مسلم: 1814 [772] ابو داؤد: 871 ترمذی: 261 ابن ماجہ: 888، 890 نسائی: 1047)

[پاک ہے میرا رب بڑی عظمتوں والا]۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ {کم از کم تین (3) مرتبہ}

(بخاری: 794، 817 مسلم: 1085 [484] ابو داؤد: 877 ابن ماجہ: 889 نسائی: 1048)

[اے اللہ! تُو پاک ہے ہمارے پالنہار، اور تمام تعریفوں کے لائق تُو ہی ہے، اے اللہ! میری التجا ہے تُو مجھے بخش دے]۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ

(مسلم: 1091 [487] ابو داؤد: 872 نسائی: 1049، 1135)

[فرشتوں اور روح (جبرائیل علیہ السلام) کا ربّ ہر عیب سے ہر نقص سے پاک ہے]۔

قومہ (رکوع سے اُٹھتے وقت) کی دُعا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

(بخاری: 796 مسلم: 1067 [476] ابو داؤد: 848 نسائی: 1062، 1063 ابن ماجہ: 877)

[اللہ نے اس (بندے) کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی]۔

اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ① حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ②

① (بخاری: 796 ابو داؤد: 770 نسائی: 1061 ابن ماجہ: 3802 الموطا: 488) ② (بخاری: 799)

[اے ہمارے ربّ (پالنہار)! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ

اور بابرکت تعریف (بھی) تیرے ہی لئے ہے]۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

(مسلم: 1067 [476] ابن ماجه: 878 نسائی: 1067، 1068)

[اللہ نے سن لی اس (بندے) کی بات جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے ربّ! ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں آسمانوں میں، اور زمین میں اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے]۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَمِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مسلم: 1071 [477] ابن ماجه: 879 نسائی: 1069)

[اے ہمارے ربّ! ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں آسمانوں میں، اور زمین میں، اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تُو چاہے۔ اور بندے نے تیری جو تعریف کی اور بزرگی بیان کی وہ تیرے ہی لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی اس چیز (نعمت) کو روکنے والا نہیں جو تُو عطا کرے اور کوئی (وہ چیز) دے نہیں سکتا جسے تُو نہ دینا چاہے، اور کسی شہرت (حسب نسب) والے کو اس کی حیثیت کوئی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی]

اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ! طَهِّرْنِيْ

مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ

(مسلم: 1069 [476])

[اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں آسمانوں میں، اور زمین میں، اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تُو چاہے۔ اے اللہ! تُو مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اور خطاؤں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے]۔

سجدہ کی دُعائیں

✵ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَیں رکوع اور سجدے میں قرآن حکیم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔ پس تم رکوع میں اپنے ربّ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں خوب دُعا مانگو"۔

(مسلم: 1074، 1081 [479-489] نسائی: 1043، 1046، 1120 ابو داؤد: 4045)

اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع اور سجود میں تلاوت قرآن مجید سے منع فرمایا ہے

(مسلم: 5439 [2078] ابو داؤد: 4044)

✵ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دراصل بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔ پس (سجدے میں) بہت دُعا کیا کرو"۔ (مسلم: 1083 [482] ابو داؤد: 875)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى {کم از کم تین (3) مرتبہ}

(مسلم: 1814 [772] ابو داؤد: 871 ترمذی: 261 ابن ماجہ: 888 نسائی: 1047، 1134)

[پاک ہے میرا رب بہت بلند و برتر]۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي {کم از کم تین (3) مرتبہ}

(بخاری: 794، 817 مسلم: 1085 [484] ابو داؤد: 877 نسائی: 1046، 1123، 1124 ابن ماجہ: 889)

[اے اللہ! تُو پاک ہے ہمارے پالنہار، اور تمام تعریفوں کے لائق تُو ہی ہے، اے اللہ! میری استدعا ہے تُو مجھے بخش دے]۔

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ {کم از کم تین(3) مرتبہ}

(مسلم: 1089 [485])

[اے اللہ! تُو ہر عیب ونقص سے پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تیرے سوا کوئی اور معبود ہے ہی نہیں]۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

(مسلم: 1090 [486] نسائی: 1131)

[اے اللہ! مَیں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا، اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، مَیں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کرسکتا تُو اسی طرح ہی ہے جس طرح تُو نے اپنی تعریف فرمائی ہے]۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَ الرُّوْحِ

(مسلم: 1091 [487] ابو داؤد: 872 نسائی: 1049، 1135)

[فرشتوں اور روح (جبرائیل علیہ السلام) کا ربّ ہر عیب سے ہر نقص سے پاک ہے]۔

اَللّٰهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

(مسلم: 1812 [771] نسائی: 1127، 1128)

[اے اللہ! مَیں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، اور تجھ ہی پر ایمان لایا، اور تیرا ہی تابعدار ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات اقدس کو سجدہ کیا جس نے اسے تخلیق کیا، اس کی بہترین صورت بنائی، اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، بہت ہی بابرکت ہے اللہ اور بہترین

کاریگر (خالق) ہے]۔

جلسہ (دو سجدوں کے درمیان) کی دُعائیں

رَبِّ اغْفِرْلِیْ • رَبِّ اغْفِرْلِیْ (ابو داؤد: 874 ابن ماجہ: 897 نسائی: 1070)

[اے میرے ربّ! میری استدعا ہے کہ تُو مجھے بخش دے، اے میرے ربّ! میری التجا ہے تُو مجھے بخش دے]۔

اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

(ابو داؤد: 850 ترمذی: 284 ابن ماجہ: 898)

[اے اللہ! میری استدعا ہے مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما اور میرے نقصان کو پورا فرما دے اور مجھے رفعت و بلندی عطا فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا فرما]۔

تشہد کی دُعاء

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(بخاری: 831، 835 مسلم: 897 [402] ابن ماجہ: 899 نسائی: 1163 تا 1172)

[(میری ساری) قولی (زبان سے ادا شدہ) عبادتیں، بدنی (جسمانی) عبادتیں اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں، اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور (اللہ) کی سلامتی اور (اللہ) کی برکتیں ہوں، (اے اللہ!) ہم پر بھی (تیری) سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی (تیری) سلامتی ہو، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور

کوئی معبود ہے ہی نہیں اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں]۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(بخاری: 3370 مسلم: 908 [406] ابو داؤد: 976 ترمذی: 2060 ابن ماجہ: 3535 نسائی: 1288، 1290)

[اے اللہ! (ہماری درخواست ہے کہ تُو اپنی) رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل (امت) پر بھی، جسطرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائی اور ابراہیم علیہ السلام کی آل (امت) پر بھی، یقیناً تُو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! (میری التجا ہے کہ تُو) محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما اور محمد ﷺ کی آل (امت) پر بھی، جسطرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی اور ابراہیم علیہ السلام کی آل (امت) پر، یقیناً تُو تعریف والا اور بزرگی والا ہے]۔

سلام پھیرنے سے پہلے کی دُعائیں

مسنون دُعاؤں کے علاوہ قرآنی دُعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراھیم: 14/40، 41)

[اے میرے ربّ! میری التجا ہے تُو مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو نماز قائم کریں) اے میرے ربّ! میری استدعا ہے تُو میری دُعا

قبول فرما۔ اے میرے ربّ! میری التجا ہے کہ تُو مجھے بخش دینا اور میرے والدین اور تمام ایمان والوں کو بھی اس دن (بخش دینا) جس دن حساب وکتاب قائم ہو]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

(بخاری: 832 مسلم: 1326، 1333[588-589] ابو داؤد: 880 ابن ماجہ: 3838، 3840 نسائی: 1310، 5512 ترمذی: 3494 احمد: 242/1 المؤطا: 496)

[اے اللہ! بے شک مَیں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور (اے اللہ!) مَیں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور (اے اللہ!) مَیں موت وحیات کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک مَیں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(بخاری: 834 مسلم: 6809 [2705] ابن ماجہ: 3835 ترمذی: 3531 نسائی: 1301، 1303)

[اے اللہ! بے شک مَیں نے اپنی جان (نفس) پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا (میرے) گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا، پس (میری التجا ہے) تُو مجھے معاف فرما (بے شک) بخشش تیرے ہی اختیار میں ہے اور (میری استدعا ہے) تُو مجھ پر رحم بھی فرما، یقیناً تُو ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے]۔

نمازِ وتر کی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا

يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ {وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ} تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ {قوسین میں زائد الفاظ ابوداؤد کی حدیث میں ہیں}

(ابو داؤد: 1425 ترمذی: 464 نسائی: 1746 ابن ماجہ: 1178 احمد: 199/1)

[اے اللہ! میری استدعا ہے مجھے ہدایت دے (اور) ان لوگوں میں (شامل) فرما جنہیں تُو نے ہدایت عطا فرمائی۔ اور مجھے عافیت عطا فرما (اور) ان لوگوں میں (شامل) فرما جنہیں تُو نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اور میری سرپرستی فرما (اور) ان لوگوں میں (شامل) فرما جن کی تُو نے سرپرستی فرمائی۔ اور جو کچھ تُو نے عطا فرمایا ہے اس میں (جو خیر کا پہلو ہے اس میں) برکت/اضافہ فرما۔ اور بچا مجھے ہر اس فیصلے کے شر سے جو تُو نے کر رکھا ہے۔ پس بے شک تُو جو فیصلہ کرتا ہے اس فیصلے پر کوئی اور فیصلہ نافذ/صادر نہیں کیا جاسکتا۔ بے شک وہ شخص ہرگز ذلیل و رسوا نہیں ہوسکتا جس کی تُو سرپرستی فرماتا ہے {اور وہ ہرگز عزت والا نہیں ہوسکتا جس کے تُو خلاف ہو جائے}۔ اے ہمارے رب! تُو بڑا بابرکت ہے اور تُو بڑا بلند و بالا ہے]۔

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

(ابو داؤد: 1427 ترمذی: 3566 نسائی: 1748 ابن ماجہ: 1179)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری ناراضگی سے بچتے ہوئے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیری سزا سے بچتے ہوئے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں، اور تجھ سے (تیرے غیض و غضب سے) تیری (رحمت کی) امان چاہتا ہوں۔ (اے اللہ!) مَیں تیری تعریفیں شمار (کا احاطہ) نہیں کرسکتا، تُو ویسا ہی ہے جس طرح تُو نے خود اپنی صفات بیان فرمائی ہیں]۔

وتر کے سلام کے بعد کی دُعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (ابو داؤد: 1430 نسائی: 1733، 1735)

[میرا ربّ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، مالک ہے (ہر شے کا اور) بے حد تقدس والا ہے]۔ {تین(3) بار} تیسری بار بلند آواز سے پڑھا جائے۔

اذکار بعد از نماز

پہلا ذِکر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (بخاری: 841 مسلم: 1316، 1318 [583])

[اللہ سب سے بڑا ہے] {ایک (1) بار اونچی آواز میں کہنا ہے}

دوسرا ذِکر

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ • اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ • اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ • اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(مسلم: 1334 [591] ابو داؤد: 1512 نسائی: 1338 ابن ماجہ: 928)

[مَیں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ مَیں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ مَیں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تُو ہی سلامتی والا ہے، اور سلامتی تجھ ہی سے ہے۔ تو بہت با برکت ہے اے بزرگی اور عزت والے (ربّ)]۔

تیسرا ذِکر

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداؤد: 1522 نسائی: 1304)

[اے اللہ! میری التجا ہے تُو میری مدد فرما، تا کہ مَیں تیرا ذکر کرتا رہوں اور تیرا شکر (ادا) کرتا رہوں اور تیری اچھی (طرح) عبادت کرتا رہوں]۔

چوتھا ذِکر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ

ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری: 844 مسلم: 1338 [593] ابو داؤد: 1505 نسائی: 1342، 1343)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، سب کچھ اسی کا ہے (مالک ہے ہر شے کا)، ہر قسم کی تعریف کا مستحق بھی وہی ہے، اور وہ (اللہ) ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تُو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور کوئی (اس چیز کو) دے نہیں سکتا جس کو تُو روک لے، اور کسی حیثیت (شان و شوکت) والے کو اس کی حیثیت نفع نہیں دے سکتی]۔

پانچواں ذِکر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (مسلم: 1343 [594] ابو داؤد: 1507 نسائی: 1340)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک (ساتھی) نہیں، سب کچھ اسی کا ہے (مالک ہے ہر شے کا)، ہر قسم کی تعریف کا مستحق بھی وہی ہے، اور وہ (اللہ) ہر چیز پر قدرت (گرفت) رکھتا ہے۔ نہ کوئی گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ ہی عبادت کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ، اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، ہم اسی ہی کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں اسی کی ہیں اور فضل اسی کا ہے، سب احسان اسی کا ہے اور سب بزرگی اسی کے لائق ہے اور سب اچھی تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے، ہم خالص اسی ہی کی عبادت کرنے والے ہیں، چاہے کافر برا ہی کیوں نہ مانیں]۔

چھٹا ذِکر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(بخاری: 2822 ترمذی: 3567 نسائی: 5484،5482)

[اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ناکارہ عمر سے (جب بڑھاپے میں ذہن وجسم ساتھ نہ دیں اور تیری یاد سے بے خبر کردیں)، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس دنیا کے شر سے اور قبر کے عذاب سے]۔

ساتواں ذِکر

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

(البقرۃ: 255/2 نسائی فی الکبریٰ: 100)

[اللہ (وہ ہے کہ جس) کے علاوہ ہرگز کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ہر شے کو تھامنے والا ہے۔ اسے (ہرگز) اونگھ نہیں آتی اور نہ ہی نیند، جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اسی (اللہ) کا ہے۔ کون ہے جو اسکے پاس بغیر اسکی اجازت کے (کسی کی) سفارش کرسکتا ہو؟ اسے علم ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اسکی مرضی کے بغیر ہرگز کوئی اسکے علم میں سے کچھ بھی نہیں جان سکتا (احاطہ نہیں کرسکتا) اسکی کرسی نے زمین اور آسمانوں کو گھیرا ہوا ہے۔ اور وہ (اللہ) ان (زمین وآسمان) کی حفاظت (دیکھ بھال) سے ہرگز نہیں تھکتا، اور وہی ہے بلند مرتبے اور بڑی عظمت والا]۔

آٹھواں ذِکر

سُبْحَانَ اللّٰهِ {تینتیس (33) بار}

[میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں (اللہ تو ہر عیب ونقص سے مبرّا اور پاک ہے)]۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ {تینتیس (33) بار}

[ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے]۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ {تینتیس (33) بار}

[اللہ سب سے بڑا ہے (بڑائی کے لحاظ سے اس سے اونچے مقام کا تصوّر ہی نہیں کیا جا سکتا)]۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مسلم: 1349، 1353 [596-597] ابو داؤد: 1504 نسائی: 1350 ابن ماجہ: 927)

[اللہ کے علاوہ ہرگز کوئی اور معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سب (آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے) اسی کی ملکیت ہے، ہر تعریف کی مستحق بھی اسی کی ذات ہے، اور وہ (اللہ) ہر چیز پر قدرت (Control) رکھتا ہے]۔

نواں ذِکر

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا:

کہ ہر نماز کے بعد معوذات (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھا کروں۔ (ابو داؤد: 1523 ترمذی: 2903 نسائی: 1337)

روزانہ مختلف اوقات کے اذکار و دُعائیں

❁ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (الاعراف: 205/7)

[اور (اے پیغمبر،) اپنے ربّ کو دِل ہی دِل میں صبح و شام یاد کیا کرو، گڑگڑا کر اور ڈرتے ہوئے اور دھیمی آواز کے ساتھ اور (اس کی یاد سے) غافل نہ رہو]

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذِکر کیا جاتا ہے اور جس میں اللہ کا ذِکر نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے"۔ (بخاری مع الفتح: 250/11 مسلم: 1823 [779])

❁ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا، سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذِکر کرتے ہیں۔ اور مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذِکر کریں۔ (ابو داؤد: 3667)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (التوبة: 129/9)

{صبح اور شام سات (7) مرتبہ} (ابو داؤد: 5081)

[مجھے اللہ ہی کافی ہے، یقیناً اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق ہے ہی نہیں، مَیں نے تو اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے]۔

ایمانِ کامل کی دُعا

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

(ابو داؤد: 5072، 1529 نسائی: 5833 احمد: 337/4 ابن ماجہ: 3870)

{یہ دُعا صبح وشام تین (3) مرتبہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ حشر ضرور خوش کرے گا}

[میں اللہ کے ساتھ اس کے ربّ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا]۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ {سو (100) مرتبہ} (مسلم: 6843 [2692])

[اللہ پاک ہے (ہر عیب اور نقص سے) اپنی (تمام) تعریفوں کے ساتھ]۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ {سو (100) مرتبہ}

(بخاری: 3293 مسلم: 6842 [2691] ابو داؤد: 5077 ابن ماجہ: 3867)

[اللہ کے علاوہ ہرگز کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملکیت (بادشاہت) صرف اسی کی ہے، ہر قسم کی تعریف کا مستحق بھی وہی ہے، اور وہ (اللہ) ہر چیز پر قادر ہے]۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ {سو (100) مرتبہ} (مسلم: 6858 [2702])

[میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں]۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ {تین (3) مرتبہ}

(ترمذی: 3437 مسلم: 6880 [2709] ابن ماجہ: 3518)

[میں (اعلیٰ ترین ہستی) اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا]۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(بخاری: 6406 مسلم: 6846 [2694] ترمذی: 3467 ابن ماجہ: 3806)

[پاک ہے اللہ (ہر عیب ونقص سے) اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پاک ہے اللہ بڑی عظمت والا]۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

(مسلم: 6847 [2695] ابن ماجہ: 3813، 3811 احمد: 20/5)

[پاک ہے اللہ (ہر عیب ونقص سے) اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اور اس کے علاوہ ہرگز کوئی عبادت کے لائق (ہے ہی) نہیں، اور اللہ (بڑائی اور رتبے کے اعتبار سے سب سے) بلند وبالا ہے]۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(بخاری: 2992، 4205، 6384، 6409، 6610، 7386 مسلم: 6862، 6868 [2704]
ابن ماجہ: 3824، 3825، 3828 نسائی الکبریٰ: 9842 ابو داؤد: 9526 احمد: 157/5)

[ہرگز نہیں ہے (مجھ میں گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی) ہمت اور طاقت مگر اللہ کی توفیق سے]۔

توبہ اور رجوع الی اللہ کی دعائیں

❁ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یوں کہتا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

[میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، وہ ذات کہ جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور نگرانی کرنے والا ہے۔ میں اسی کی طرف توبہ اور رجوع کرنے والا ہوں]

تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگر چہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔

(ابو داؤد: 1517 ترمذی: 3577،3434 ابن ماجہ: 3814)

✲ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک ایک مجلس میں سوسو مرتبہ یہ کلمات دہراتے ہوئے شمار کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(ابو داؤد: 1516 ابن ماجہ: 3814 ترمذی: 3434)

[اے میرے رب! مجھے بخش دے اور (اپنی رحمت کے ساتھ) میری طرف رجوع فرما۔ بلاشبہ تُو بہت زیادہ رجوع فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے]۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کی جامع دُعائیں

✲ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دُعا یہ ہوا کرتی تھی:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرۃ: 201/2 بخاری: 6389 مسلم: 6840[2690] ابو داؤد: 1519)

[اے ہمارے ربّ! ہماری التجا ہے تُو ہمیں دنیا میں ہر طرح کی بھلائیاں عنایت فرما، اور آخرت میں بھی بھلائیاں عنایت فرما، ہماری استدعا ہے کہ تُو ہمیں (جہنم کی) آگ کے عذاب سے محفوظ فرما]۔

✲ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بخاری: 6398 مسلم: 6901[2719])

[اے میرے اللہ! میری التجا ہے تُو میری خطاؤں کو معاف فرما دے، اور میری نادانی کو، اور میری زیادتی کو جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری استدعا ہے تُو میرے ارادتاً (قصداً) کیے گناہوں کو بخش دے اور ان (گناہوں کو بھی) جو ہنسی مذاق میں کئے، اور میری بھول چوک کو اور میرے عمداً کیے (گناہوں) کو بھی (بخش دے)۔ اے اللہ! میری التجا ہے تُو میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے اور بعد میں کیے، اور جو چھپ کر کئے اور وہ جو اعلانیہ کئے، جنہیں تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ (اے اللہ!) تُو ہی ان (گناہوں کو) آگے کرنے والا اور تُو ہی ان کو پیچھے کرنے والا ہے۔ اور تُو ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے]۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ، وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ (مسلم: 6903[2720])

[اے اللہ! میری التجا ہے تُو میرے دین کو میرے لئے سنوار دے، جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے، اور سنوار دے میرے لئے اس دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے۔ اور سنوار دے میری آخرت کو کیونکہ اسی کی طرف مجھے رجوع کرنا ہے، اور میری زندگی کو میرے لئے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب بنا، اور موت کو میرے واسطے ہر برائی سے راحت کا سبب بنا]۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعا میں فرماتے سنا:

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ، وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ، وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی اِلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ، رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا، لَکَ ذَاکِرًا، لَکَ رَھِبًا لَکَ مِطْوَاعًا، اِلَیْکَ مُخْبِتًا۔ اَوْ مُنِیْبًا۔ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ، وَاھْدِ قَلْبِیْ، وَسَدِّدْ لِسَانِیْ، وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ

(ابو داؤد: 1510، 1511 ابن ماجہ: 3830 ترمذی: 3551)

[اے میرے ربّ! میری التجا ہے تُو میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما (جو مجھے تیری اطاعت سے روک دے)، اور میری استدعا ہے تُو میری نصرت (تائید) فرما اور میرے خلاف دشمن کی تائید نہ فرما۔ اور میری التجا ہے میرے حق میں تدبیر فرما، اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور میری استدعا ہے تُو مجھے ہدایت عطا فرما، اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے۔ اور میری درخواست ہے کہ جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے ربّ! مَیں استدعا کرتا ہوں کہ تُو مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا انتہائی شکر گزار ہو، اور تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو، اور تجھ سے بہت ڈرنے والا ہو، تیری اطاعت کرنے والا ہو، تیرے سامنے عاجزی اختیار کرنے والا ہو، تیری ہی طرف روتے ہوئے رجوع کرنے والا (اور توبہ کرنے والا) ہو۔ اے میرے ربّ! میری التجا ہے کہ تُو میری توبہ قبول فرما، میری التجا ہے کہ تُو میرے گناہوں کو دھو ڈال، میری التجا ہے کہ تُو میری دعا بھی قبول فرما، میری التجا ہے کہ تُو میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ، میری التجا ہے کہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا فرما، میری التجا ہے کہ تُو میری زبان سیدھی رکھ، اور میری استدعا ہے کہ تُو میرے دل سے میل کچیل (کینہ، بغض، حسد) نکال دے]۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

(مسلم: 6904[2721] ابن ماجہ: 3832)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور دل کی تونگری (استغنا/ خوشحالی) کا سوال کرتا ہوں]۔

☆ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

(بخاری فی الادب المفرد: 683 ابن ماجہ: 3834 ترمذی: 2140، 3522)

[اے میرے اللہ! (میری التجا ہے کہ) تُو میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ]۔

☆ سیّدنا طارق بن اَشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں سے اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ کلمات دین اور دنیا کی بھلائیاں سمیٹے ہوئے ہیں:

اَللّٰھُمَّ! اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

(مسلم: 6848، 6851[2697-2698] ابن ماجہ: 3845 ابو داؤد: 850 ترمذی: 284 ابن ماجہ: 808)

[اے میرے اللہ! (میری التجا ہے کہ) تُو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدائت عطا فرما اور مجھے عافیت (نیکی، بھلائی، خیریت) عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما]۔

کھانے پینے کے آداب اور دُعائیں

❁ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقرۃ: 172/2)

[اے ایمان والو! اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو تو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو]۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، بلا شبہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے"۔

(مسلم: 5265 [2020] ابو داؤد: 3776 احمد: 8/2)

کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ (ابوداؤد: 3730 ترمذی: 2749 ابن ماجہ: 3322)

[اے اللہ! ہمارے لئے اس (کھانے) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا]۔

کھانا شروع کرنے کی دُعا

❁ عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی پرورش میں تھا (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں اِدھر اُدھر گھومتا رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ (بخاری: 5376 مسلم: 5269 [2022] ابو داؤد: 3777 ابن ماجہ: 3267)

[(شروع) اللہ کے نام کیساتھ] پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جانے پر دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ (ابو داؤد: 3767 ابن ماجہ: 3264 ترمذی: 1858)

[اللہ کے نام سے ابتدا بھی اور انتہا بھی]۔

کھانا کھانے کے بعد کی دُعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ابو داؤد: 4023 ترمذی: 3458 ابن ماجہ: 3285)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) بغیر میری کسی طاقت اور بغیر میری کسی قوت کے عطا کیا]۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

(ابو داؤد: 3850 نسائی: 289، 290، 10121 ابن ماجہ: 3283)

[تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا]۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

(ابو داؤد: 3851 نسائی: 10117)

[تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے کھلایا اور پلایا اور حلق سے آسانی سے اتارا اور اس کے (فضلے کے) نکلنے کا راستہ بنایا]۔

دودھ پینے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (ابو داؤد: 3730 ترمذی: 3455 ابن ماجہ: 3322)

[اے اللہ! ہمارے لئے اس (دودھ) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عطا فرما]۔

مہمان کی میزبان کیلئے دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

(مسلم: 5328 [2042] ابو داؤد: 3729)

[اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، اور (میری التجا ہے کہ تو) انہیں (ان کی لغزشوں پر) معاف فرما اور (میری درخواست ہے کہ تو) ان پر رحم بھی فرما]۔

کھانا کھلانے والے کیلئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ (مسلم: 5362 [2055])

[اے اللہ! (میری استدعا ہے کہ تو) کھلا اسے جس نے مجھے کھلایا اور (میری درخواست ہے کہ تو) پلا اسے جس نے مجھے پلایا]۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ 114/20)

[اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

(ابن ماجه: 925 احمد: 322)

[اے اللہ! مَیں تجھ سے فائدہ دینے والے علم اور پاک روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں]۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَايَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (ترمذی: 3599 ابن ماجه: 251)

[اے اللہ تُو نے جو مجھے سکھایا اس کا مجھے فائدہ دے اور مجھ کو وہ سکھا جو مجھے نفع دے اور مجھے اور زیادہ علم دے، سب تعریفیں ہر حال میں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ مَیں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں]۔

لباس سے متعلق دعائیں

نیا لباس پہننے والے کیلئے دعا

جب صحابہ اکرام ؓ نیا کپڑا پہنتے تو اللہ کے نبی ﷺ انہیں یوں دعا دیتے:

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى (ابو داؤد: 4020 ترمذی: 1767)

[تم (اس لباس کو) بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے عوض تمہیں اور عطا کرے]۔

نیا لباس پہننے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (ابو داؤد: 4020 ترمذی: 1767)

[اے اللہ! تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے، تُو نے ہی مجھے یہ پہنایا، مَیں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے]۔

معمول کا لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(ابو داؤد: 4023)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور عطا کیا بغیر میری کسی طاقت وقوت کے]۔

لباس اتارتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ (صحیح الجامع الصغیر: 675/1 حدیث: 3610)

[اللہ (ہی) کے نام کے ساتھ]

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (ابن السنی: 163)

[اے اللہ! آپ نے جس طرح میری اچھی صورت بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا کردے]۔

گھر سے جاتے وقت اور داخل ہوتے وقت کی دعائیں

گھر سے باہر جاتے وقت کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(ابو داؤد: 5095 ترمذی: 3426)

[(مَیں گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) اور مَیں نے اللہ پر (ہی) بھروسہ کیا، نہ گناہ سے بچنے کی اور نہ ہی نیکی کرنے کی طاقت ہے، مگر سوائے اللہ کی مدد اور توفیق کے ساتھ]۔

اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ابو داؤد: 5094 ترمذی: 3427 ابن ماجہ: 3884)

[اے اللہ مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مَیں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، یا مَیں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، یا مَیں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا مَیں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے]۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (ابو داؤد: 5096)

[اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے کی بہتری کا اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا، اللہ کے نام کے ساتھ ہی مَیں (گھر میں) داخل ہوا اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ مَیں نکلا، اور اپنے ربّ اللہ پر ہی مَیں نے بھروسہ کیا]۔

روزانہ مختلف مواقع کی دُعائیں

ایک دوسرے کیلئے سلامتی کی دُعا

سلام کرنے کا طریقہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (بخاری: 1010 مسلم: 194[54] ابو داؤد: 1599 ترمذی: 2689 ابن ماجہ: 68)

[تم پر اللہ کی سلامتی ہو]۔

سلام کا جواب:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

(بخاری: 6251 مسلم: 885[397] ابو داؤد: 5195 ترمذی: 2689 ابن ماجہ: 3695)

[اور تم پر بھی اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں]۔

چھینک آنے پر دُعائیں

جب کسی کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [ہر قسم کی تعریف کے لائق صرف اللہ ہی کی ذات ہے]۔

چھینک سننے والے کو جواباً کہنا چاہیے:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ [اللہ تم پر رحم فرمائے]۔

اس کے جواب میں چھینک آنے والے کو کہنا چاہیے:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ (بخاری: 6221، 6224، 6225 مسلم: 5857[2165]

ابن ماجہ: 3713، 3715 ترمذی: 3743 ابو داؤد: 5033، 5038)

[اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے]۔

اچھا سلوک کرنے والے کیلئے دُعا

جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیْرًا (ترمذی: 2035)

[اللہ تعالیٰ تمہیں (اس) سے بہتر (جزا) عطا فرمائے]۔

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات ادا کرے تو اللہ ربّ العزت اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے، ہزار ہزار برائیاں مٹا دیتا ہے اور ہزار ہزار درجے بلند کر دیتا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترمذی: 3428)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا ہرگز کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور وہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی فوت کرتا ہے اور خود وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جسے کبھی موت نہیں آئیگی، ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر شے پر قدرت رکھتا ہے]۔

مجلس کے کفارہ کی دُعا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مجلس میں بیٹھے اور دورانِ مجلس اس سے فضول گفتگو ہو جائے اور وہ مجلس کے اختتام پر یہ دُعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ

اِلَيْكَ (ابو داؤد: 4857 ترمذی: 3433)

[اے اللہ! تُو ہر عیب ونقص سے پاک ہے، ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا ہرگز کوئی عبادت کے لائق نہیں مَیں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرنیوالا ہوں]۔

ادائیگی قرض، حرام سے بچنے اور رزقِ حلال کیلئے دُعا

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دُعا سکھلائی:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(ترمذی: 3563 احمد: 153/1)

[اے اللہ! میری استدعا ہے کہ تُو مجھے رزق حلال عطا فرما جو میرے لئے کافی ہو، اور حرام سے بچا اور اپنے فضل ورحمت سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کردے]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

(بخاری: 6369 ترمذی: 3484 ابو داؤد: 1541 نسائی: 5465،5491)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی اور غم سے، اور عاجز ہو جانے سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے تسلط سے]۔

سفر کی دعائیں

الوداع کہنے کی دُعا

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی دُعا

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (یوسف: 64/12)

[پس بہتر محافظ تو اللہ ہی ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے]۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسے الوداع کہا تھا:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

(ابو داؤد: 2600 ترمذی: 3443 احمد: 38/2)

[میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے اختتام کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں]۔

سواری پر سوار ہونے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (ابو داؤد: 2602 ترمذی: 3446)

[اللہ (ہی) کے نام کے ساتھ، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ (ہر عیب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا، اور ہم اس پر قابو نہ پا سکتے تھے اور یقیناً ہمیں اپنے ربّ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے، اللہ (بڑائی کے

لحاظ سے) سب سے بڑا ہے، اللہ (بڑائی کے لحاظ سے) سب سے بڑا ہے، اللہ (بڑائی کے لحاظ سے) سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری ذات (ہر عیب ونقص سے) پاک ہے، یقیناً میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے معاف فرما دے، یقیناً تیرے علاوہ میرے گناہوں کو کوئی اور معاف نہیں کر سکتا]۔

آغازِ سفر کی دُعائیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

{اس دُعا کا ترجمہ اوپر آچکا ہے} پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ (مسلم: 3275 [1342] ابو داؤد: 2599)

[اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں، اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تُو پسند فرمائے۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان فرما دے اور اس کی لمبی مسافت کم کر دے۔ اے اللہ! تُو ہی ہمارا اس سفر میں ساتھی ہے اور تُو ہی ہمارا گھر والوں میں جانشین ہے۔ اے اللہ! میں اس سفر کی مشقت سے اور اس کے تکلیف دہ مناظر اور مال اور گھر والوں میں اس (سفر) کی بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں]۔

سفر سے واپسی کی دُعا

{سفر سے واپسی پر بھی مندرجہ بالا دُعا پڑھیں اور اس میں درج ذیل دُعا کا اضافہ کریں}

آئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم: 3275 [1342] ابو داؤد: 2599)

[ہم (واپس) لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے (اور) اپنے ربّ (پالنے والے) کی تعریف کرنے والے ہیں]۔

کسی بستی میں داخل ہونے یا نکلنے کی دُعا

رسول اللہ ﷺ کی بوقت ہجرت دُعا:

رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل: 80/17)

[اے میرے ربّ! (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے جہاں کہیں بھی پہنچائے تو سچائی کے ساتھ پہنچانا اور (میری درخواست ہے کہ تُو) مجھے جہاں کہیں سے بھی نکالے سچائی کے ساتھ نکالنا اور اپنی خاص مہربانی سے کسی صاحب اقتدار کو میرا مددگار بنا]۔

سواری سے اترنے اور نئی جگہ قیام کی دُعا

سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (المؤمنون: 29/23)

[اے میرے ربّ! (میری درخواست ہے کہ تُو) مجھے (زمین پر) برکت والی جگہ اتارنا کیونکہ تُو ہی سب سے بہتر (جگہ) اتارنے والا ہے]۔

سواری پھسلنے کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ (ابو داؤد: 4982 نسائی فی الکبریٰ: 10388)

[اللہ (ہی) کے نام کے ساتھ]۔

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت کے کلمات

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور جب نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے (بخاری: 2994 ابو داؤد: 2599)

دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دُعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(مسلم: 6878[2708] ابن ماجہ: 3518 ترمذی: 3437)

[مَیں اللہ کے تمام کلمات کے ذریعہ سے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ میں آتا ہوں]۔

قرآنی دُعائیں

[بخشش، رحم، دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دُعائیں]

سیّدنا آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی دُعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(الاعراف: 23/7)

[اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنے آپ پر (تیری نافرمانی کر کے بہت) ظلم کیا ہے، اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم خسارہ (نقصان) پانے والوں میں سے ہو جائیں گے]۔

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دُعا

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ (الاعراف: 155/7، 156)

[(اے اللہ) تُو ہی ہمارا کارساز ہے، (اس لئے تجھ سے التجا کرتے ہیں) پس تُو ہمیں بخش دے اور (ہم استدعا کرتے ہیں کہ) ہم پر رحم بھی فرما، تُو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔ (اور اے اللہ ہماری التجا ہے) اس دنیا اور آخرت کی بہتری اور بھلائی ہمارے نام لکھ دے، یقیناً ہم نے تیری طرف رجوع کر لیا]۔

رسول اللہ ﷺ کی دُعا

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (المؤمنون: 118/23)

[اے ربّ! (میری التجا ہے، تُو) مجھے بخش دے، اور (میری درخواست ہے تُو) میرے

حال پر رحم (بھی) فرما، (کیونکہ) تُو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے]۔

صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی دُعا

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (البقرة: 285/2)

[(اے ہمارے ربّ!) ہم نے (تیرا حکم) سنا اور تسلیم کیا۔ ہمیں تیری بخشش و مغفرت مطلوب ہے، اے ہمارے پالنہار! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے]۔

مؤمنین کے مانگنے کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (المؤمنون: 109/23)

[اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے پس (ہماری التجا/درخواست ہے کہ تُو) ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم (بھی) فرما اور تُو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے]۔

ایمان والوں کی جامع دُعا (شبِ معراج کا تحفہ)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(البقرة: 286/2)

[اے ہمارے پالنہار! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو (ان گناہوں پر) ہمارا مؤاخذہ/ گرفت نہ فرما۔ اے ہمارے پالنہار! ہم پر وہ بوجھ/ آزمائش نہ ڈالنا جو تُو نے ہم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ (اور ایسی آزمائش) نہ ڈالنا، جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، اور (ہماری التجا ہے) تُو ہماری کوتاہیوں/لغزشوں سے درگزر فرما/ نظر انداز فرما، (اے اللہ ہم استدعا کرتے ہیں) تُو

ہم کو بخش دے/معاف فرما دے، اور (ہم گذارش کرتے ہیں) تو ہم پر رحم بھی فرما، (اے اللہ) تُو ہی ہمارا کارساز/مولا ہے، پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما]۔ آمین۔

استقامتِ صراطِ مستقیم کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (آل عمران: 8/3)

[اے ہمارے ربّ! (ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تُو) ہمیں ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ نہ پیدا فرما (گمراہ ہونے سے بچا) اور ہمیں اپنے پاس (خزانہ فیض) سے رحمت عطا فرما، بے شک تُو (ہی سب کچھ) عطا کرنے والا ہے]۔

اہل ایمان کی گناہوں سے بخشش کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (آل عمران: 16/3)

[اے ہمارے ربّ! بے شک ہم ایمان لے آئے ہیں، پس (ہم درخواست کرتے ہیں کہ) تُو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور (ہماری التجا ہے کہ) تُو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے]۔

والدین کیلئے دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: 24/17)

[اے میرے ربّ! ان دونوں (والدین) پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں (مجھے رحمت و شفقت کے ساتھ پالا پوسا) مجھ پر رحم کیا]۔

اولاد کی اصلاح اور نیک اعمال کرنے کی توفیق کیلئے دُعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
(الاحقاف: 15/46)

[اے میرے ربّ! تُو مجھے توفیق دے کہ مَیں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں جو تُونے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہیں، اور اس (بات) کی (بھی توفیق دے) کہ مَیں ایسے نیک عمل کروں جس سے تُو راضی ہو، اور میری اولاد کو صالح (نیک) بنا دے (کہ) میرے لئے (موجب راحت ہو) مَیں نے تیری طرف رجوع کر لیا ہے اور مَیں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں]۔

اولاد، والدین، مؤمنین اور اپنے لئے نماز پر قائم رہنے اور حساب میں آسانی کیلئے دُعا (سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراهيم: 41،40/14)

[اے میرے ربّ! (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنیوالوں میں سے بنا۔ اے میرے مالک! (میری التجا ہے کہ تُو) میری دُعا (کو اچھی طرح) قبول فرما۔ اے میرے پروردگار! (میری استدعا ہے تُو) مجھے اور میرے والدین اور اہل ایمان کو حساب کے دن (قیامت کے روز) بخش دینا]۔

مؤمنین کی بیویوں اور اولاد کے نیک ہونے کیلئے دُعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○
(الفرقان: 74/25)

[اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد (کی طرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے]۔

رجوع الی اللہ اور آزمائش سے پناہ کی دُعائیں

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الممتحنہ: 5،4/60)

[اے ہمارے رب! ہم تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے رب! (ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، اور اے ہمارے رب! (ہماری استدعا ہے کہ تُو) ہمیں بخش دے، بے شک تُو ہی بالا دست اور حکمت والا ہے]۔

سیّدنا شعیب علیہ السلام کی دُعا

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (هود: 88/11)

[اور نہیں ہے مجھ کو (عمل و اصلاح کی) توفیق مگر صرف اللہ ہی کی تائید اور مرضی سے، مَیں نے تو اسی پر بھروسہ کیا ہے اور (ہر معاملے میں) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں]۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا

❁ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ یہ دُعا سب دُعاؤں سے زیادہ مانگا کرتے تھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرۃ: 201/2)

(بخاری: 6389 مسلم: 6841[2690] ابو داؤد: 1519)

[اے ہمارے ربّ! (ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز، (اور ہماری درخواست/استدعا ہے تو) ہمیں آگ کے عذاب (جہنم کی آگ) سے بچا لے]۔

نیک اعمال اور توبہ کی قبولیت کیلئے دُعا (سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (البقرۃ: 2/127، 128)

[اے ہمارے ربّ! (ہم التجا کرتے ہیں) ہماری (یہ نیکی) قبول فرما، بے شک تُو ہی (سب کچھ) سننے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ اور (ہم استدعا کرتے ہیں) تُو ہم پر توجہ فرما، بے شک تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے]۔

ثابت قدمی کیلئے دُعا (سیّدنا طالوت علیہ السلام کی دُعا)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝
(البقرۃ: 2/250)

[اے ہمارے ربّ! (ہماری التجا ہے) تُو ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں (دشمن کے مقابلے میں) ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما]۔

گناہوں اور زیادتیوں کی معافی کیلئے دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (آل عمران: 3/147)

[اے ہمارے مالک! (ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملات اور کاموں میں ہم سے جو زیادتیاں ہوگئی ہیں ان سے درگزر فرما، اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما]۔

گناہوں سے مغفرت اور نعمتوں کیلئے دُعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ

تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آل عمران: 191/3 تا 194)

[اے ہمارے رب! تُو نے یہ سب کچھ بیکار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا (اے اللہ!) تیری ذات (وصفات ہر عیب سے) پاک ہے، تو پھر (اے اللہ ہم استدعا کرتے ہیں) تُو ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچا لینا۔ اے ہمارے ربّ! تُو نے جس کو جہنم میں داخل کر دیا تو یقیناً تُو نے اس کو رسوا کر دیا، اور (وہاں) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے سنا ایک منادی کرنے والے کو جو ایمان کی طرف بلاتا تھا (اور کہتا تھا کہ لوگو) تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، تو (اسکی پکار پر سرِ تسلیم خم کر کے) ہم ایمان لے آئے۔ تو اے ہمارے مالک! (ہماری درخواست ہے کہ) تُو ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور ہمیں بخش دے، اور (ہماری استدعا ہے کہ) تُو ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور اے ہمارے پالنہار! (ہماری التجا ہے کہ) تو ہمیں نیک لوگوں کیساتھ فوت فرما۔ اے ہمارے پروردگار! (ہماری درخواست ہے کہ) تُو ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تُو نے وعدہ اپنے رسولوں کے ذریعہ کیا ہے، اور (ہماری التجا ہے کہ) تُو ہمیں قیامت کے روز رسوا نہ کرنا، (ہمیں یقین ہے کہ) بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا]۔

صبر اور ثابت قدمی کیلئے دُعا (فرعون کے جادوگروں کی ایمان لانے کے بعد دُعا)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ (الاعراف: 126/7)

[اے ہمارے ربّ! (ہماری درخواست ہے) تُو ہمیں اپنا صبر عطا فرما اور دنیا سے اس حالت میں اٹھا کہ ہم تیرے فرمانبردار (مسلمان) ہوں]۔

خاتمہ بالخیر اور صالحین کیساتھ شامل ہونے کی دُعا (سیّدنا یوسف علیہ السلام کی دُعا)

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ (یوسف: 101/12)

[اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے! اس دنیا اور آخرت میں تُو ہی میرا ولی (کارساز) ہے، (اے اللہ میری درخواست ہے) تُو مجھے اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھانا اور (تجھ سے التجا ہے کہ) مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملانا]۔

طلبِ رحمت اور درستگی معاملات کیلئے دُعا (اصحاب کہف رحمہم اللہ کی دُعا)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (الکہف: 10/18)

[اے ہمارے ربّ! (ہماری درخواست ہے کہ تُو) ہم پر اپنی طرف سے رحمت (کی بارش) نازل فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح (درستگی) کی صورت پیدا فرما]۔

87

دعوتِ دین کی آسانی کیلئے دُعا (سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ (طٰہٰ: 25/20 تا 28)

[اے میرے پالنہار! (میری التجا ہے کہ تُو) میرا سینہ کشادہ کردے۔ اور (میری درخواست ہے کہ) میرے لئے میرے کام کو آسان فرما دے۔ اور (استدعا ہے کہ) میری زبان کی گرہ کھول دے (زبان میں ایسی تاثیر عطا فرما) تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں]۔

صاحبِ حیثیت اور دشمن سے ملاقات کے وقت کی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (ابو داؤد: 1537)

[اے اللہ! ہم تجھ ہی کو ان (دشمنوں) کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں

سے تیری ہی پناہ میں آتے ہیں]۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (ال عمران: 173/3 بخاری: 4563)

[ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے]۔

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الانفال: 40/8)

[وہ (کیا ہی) اچھا حامی ہے اور (کیا ہی) اچھا مددگار!]۔

غصہ دُور کرنے کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (بخاری: 6115)

[مَیں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے]۔

مخالفین سے بحث ومباحثہ کے وقت دُعا (رسول اللہ ﷺ کی دُعا)

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝
(المؤمنون: 97/23، 98)

[اے میرے ربّ! مَیں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے ربّ! مَیں اس سے بھی (تیری) پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں]۔

خیر و بھلائی کیلئے دُعا (سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (القصص: 24/28)

[اے میرے ربّ! بے شک تُو (اپنے خواص کرم سے) جو کچھ بھی مجھے عطا فرمائے مَیں اس (فضل وکرم) کا محتاج (حاجت مند) ہوں]۔

اللہ کی مدد کیلئے دُعا (سیّدنا لوط علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (العنکبوت: 30/29)

[اے میرے ربّ! (تجھ سے درخواست ہے کہ تُو ان) فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما]۔

مصیبت و تکلیف کی حالت میں رحم کیلئے دُعا (سیّدنا یونس علیہ السلام کی دُعا)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء: 87/21)

[(اے اللہ) تیرے علاوہ کوئی اور معبود (الٰہ) ہے ہی نہیں، پاک ہے تیری ذات، اور یقیناً مَیں ہی قصور وار ہوں]۔

بے کسی اور مجبوری کی حالت میں دُعا (سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعا)

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ (القمر: 10/54)

[(اے اللہ) مَیں عاجز و مجبور ہو چکا ہوں، پس (میری التجا ہے کہ) اب تُو ہی ان سے انتقام لے]۔

رنج و غم دور ہونے پر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ (فاطر: 34/35)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (اس کا شکر ہے) جس نے ہمارا غم دور کر دیا، بے شک ہمارا ربّ مغفرت والا اور قدر دان ہے]۔

ایمان والوں کی اپنے بھائیوں اور اپنے لئے دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (الحشر: 10/59)

[اے ہمارے رب! (ہماری درخواست ہے کہ تُو) ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے (ان سب) بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور (ہماری استدعا

ہے کہ) اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے۔ اے ہمارے رب! تُو بڑا ہی شفیق اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے]۔

جہنم کے عذاب سے پناہ کی دُعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان: 66،65/25)

[اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا (بچا لینا)، بے شک جہنم کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بیشک جہنم ٹھہرنے کیلئے بہت ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بُری جگہ ہے]۔

حکمت و دانائی اور صالحین سے ملنے کی دُعا (سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ (الشعرآء: 83/26 تا 85)

[اے میرے مالک! مجھے حکمت عطا فرما۔ اور (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔ اور میرا ذکرِ خیر آنے والی نسلوں میں جاری رکھ۔ اور (میری درخواست ہے کہ تُو) مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں شامل فرما]۔

اللہ کی خوشنودی اور نعمتوں کا شکر ادا کرنے، نیک اعمال کرنے اور صالحین میں شامل کرنے کی دُعا (سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی دُعا)

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِينَ ۝ (النمل: 19/27)

[اے میرے مالک! (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے توفیق دے کہ مَیں تیری ان نعمتوں کا شکر

ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور (زندگی بھر) ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جو تیری مرضی کے مطابق ہوں، اور (میری درخواست ہے کہ مرنے کے بعد) تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما]۔

صدیقین میں شامل کرنیکی دُعا (سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دُعا)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آل عمران: 53/3)

[اے ہمارے پالنہار! ہم ایمان لے آئے اس (ہدایت) پر جو تُو نے اتاری، اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی، لہٰذا (ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں شامل فرما]۔

تکمیل نور اور طلب ہدایت کیلئے دُعا (رسول اللہ ﷺ کی دُعا)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (التحریم: 8/66)

[اے ہمارے ربّ! (ہماری التجا ہے) ہمارا نور ہمارے لئے کامل کر دے اور (ہماری درخواست ہے کہ تُو) ہمیں بخش دے۔ یقیناً تُو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے]۔

اللہ سے پناہ مانگنے کی دعائیں

شیطانی وسوسوں سے پناہ کی دعا

❁ اللہ ربّ العزت نے نبی محترم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا! وَقُلْ اور (اے میرے پیغمبر ﷺ) آپ یہ بھی دعا کریں:

رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

(المؤمنون: 23/97،98)

[اے میرے ربّ! مَیں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے ربّ! مَیں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں]۔

❁ رسول ﷺ نے فرمایا:

"جب شیطان کسی کے ذہن میں کوئی سوچ ڈالے تو اس وقت اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا کرو اور پھر ایسی سوچ سے باز رہو"۔

(بخاری: 3303 مسلم: 6920[2729] ابو داؤد: 5102)

سخت مشقت، بدبختی، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے پر پناہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ، وَدَرْكِ الشَّقَآءِ، وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ (بخاری: 6347 مسلم: 6877[2707] نسائی: 5493)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں زبردست مشقت سے، اور بدبختی سے، اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے (ہم پر) خوش ہونے سے]۔

بزدلی، بخیلی، بدترین بڑھاپے اور دنیا کے فتنے سے پناہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ

اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا {فِتْنَةِ الدَّجَّالِ}، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری: 6365 ترمذی: 3567 نسائی: 5481)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بُزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر آجائے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے {مسیح دجال کے فتنے} سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے]۔

عاجز آجانے، سُستی، بُزدلی، بخیلی اور بڑھاپے سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ، {وَالْبُخْلِ} وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِ

{قوسین میں زائد لفظ مسلم، ابوداؤد اور نسائی کا ہے}

(بخاری: 2823، 6367 مسلم: 6873[2706] ابو داؤد: 1540 نسائی: 5461)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آجانے (to become helpless) سے، کسل مندی سے اور سُستی سے، بُزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے، {اور بخیلی سے} اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے]۔

زندگی اور موت کے فتنے سے، دولت اور فقیری کے شر سے، قبر، محتاجی اور مسیح دجّال کی آزمائش سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ، وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ

الْغِنٰى، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ، نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

(بخاری: 6368،6375،6377 مسلم: 1324، 6871[589] ابن ماجہ: 3838 نسائی: 5468)

[اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں سُستی سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے، اور گناہ سے، اور قرض سے، اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے، اور مالداری کے شر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں فقر (غربت) کے شر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش (فتنہ) سے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کر دیتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب میں دوری ڈال رکھی ہے]۔

گمراہی سے پناہ کی دُعا

{اَللّٰهُمَّ! لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ} اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ {اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ} الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ

{قوسین میں زائد الفاظ صحیح مسلم کے ہیں} (بخاری: 7383 مسلم: 6899[2717])

[(اے اللہ! میں نے تیری فرمانبرداری کی، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا،

اور تیری ہی طرف رجوع کیا، اور تیری مدد کے ساتھ مقابلہ کیا، اے اللہ! یقیناً) مَیں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا ہرگز کوئی اور معبود نہیں ہے، (اے اللہ! میری التجا ہے کہ تُو مجھے گمراہ نہ کرنا، تُو تو زندہ ہے) جسے کبھی موت نہیں آئے گی، جبکہ تمام جن اور انسان مرجائیں گے]۔

فکروغم، کمزوری، سُستی، بُزدلی، بخیلی اور ظلم سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

(بخاری: 6369 ابو داؤد: 1541 ترمذی: 3484 نسائی: 5465، 5491)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں، فکروغم سے، اور کمزوری اور سُستی سے، اور بخیلی اور بُزدلی سے، اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے]۔

اللہ کے غصے، زوالِ نعمت اور اچانک عذاب سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ (مسلم: 6943[2739] ابو داؤد: 1545)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں، تیری (عطا کی ہوئی) نعمت کے زوال سے، تیری طرف سے (میری) عافیت سے محرومی، اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے]۔

عذابِ قبر، سُستی اور نفس کی پرہیزگاری کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ،

وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ! اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا

(مسلم: 6906[2722] نسائی: 5540)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سُستی سے، اور بُزدلی سے اور بڑھاپے سے، اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما، اور اسے پاک فرما دے کیونکہ تُو ہی اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے، اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ کا طلبگار ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسا دل جو خوف نہ کھائے، اور ایسا نفس جو آسودہ (سیر) نہ ہو، اور ایسی دعا جو قبول نہ کی جائے]۔

اعمال کے شر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

(مسلم: 6895[2716] ابو داؤد: 1550 ابن ماجہ: 3839 نسائی: 5527)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو مَیں نے کئے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو مَیں نے ابھی نہیں کئے]۔

چار چیزوں سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

(ابو داؤد: 1548 نسائی: 5538،5469 ابن ماجہ: 250)

[اے اللہ! یقیناً مَیں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں: (I) ایسا علم جو نفع نہ دے، (II) ایسا

دل جو خوف نہ کھائے، III ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو، IV ایسی دعا جو قبول نہ ہو]۔

کان، آنکھ، زبان، دل اور مادہ منویہ کی برائی سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ (ابو داؤد: 1551 الترمذی: 3492 نسائی: 5486)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے کان کی برائی سے، اپنی آنکھ کی برائی سے، اپنی زبان کی برائی سے، اپنے دل کی برائی سے اور اپنے مادہ منویہ کی برائی سے (جنسی جذبات کو قابو نہ رکھ سکنے کی وجہ سے خباثت پر آمادہ ہونے، بے محل نطفہ بہانے یا ایسی اولاد پیدا ہو جو فتنہ وفساد کا باعث ہو)]۔

نفاق، بُرے اخلاق اور حق کی مخالفت سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

(ابو داؤد: 1546 نسائی: 5473)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں (حق کی) مخالفت کرنے، اور نفاق (لوگوں میں پھوٹ ڈالنے) سے اور بُرے اخلاق سے (کہ مَیں لوگوں سے بداخلاقی سے پیش آؤں)]۔

اونچائی سے گرنے، دبنے، جلنے، ڈوبنے، بڑھاپے کی عمر اور موت کے وقت شیطانی حملوں سے اللہ کی پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْھَرَمِ، وَاَعُوْذُبِكَ {مِنْ} اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ

اَمُوْتَ لَدِیْغًا (ابو داؤد: 1552 نسائی: 5533)

[اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی مکان یا دیوار مجھ پر آ گرے یا کسی بلند مقام سے میں گر پڑوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں غرق ہونے، اور جلنے سے یا ازحد بوڑھا ہونے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے بدحواس کر دے (اور میں تجھے بھلا بیٹھوں)، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے بھی کہ جہاد سے بھاگتا ہوا مروں، اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مروں]۔ {الفاظ ابوداؤد کے ہیں}

بیماریوں سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ

(ابو داؤد: 1554 نسائی: 5495 احمد: 192/3)

[اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، جنون (پاگل پن)، کوڑھ اور بُری بیماریوں سے]۔

فقیری، ذلت ورسوائی، ظلم کرنے اور ظلم ہونے سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (ابو داؤد: 1544 نسائی: 5462،5464)

[اے اللہ! یقیناً میں فقر (محتاجی) سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (دین و دنیاوی) ضرورتوں میں کمی اور (دنیا اور آخرت میں) رسوائی سے، اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے]۔

گمراہی، ذلت ورسوائی، ظلم کرنے، ظلم ہونے اور جہالت سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ، اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ، اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ، اَوْاَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ (ابو داؤد: 5094 ترمذی: 3427 ابن ماجہ: 3884)

[اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مَیں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، یا مَیں پھسل جاؤں (صحیح راستے سے بھٹک جاؤں) یا مجھے پھسلا دیا جائے (بھٹکا دیا جائے)، یا مَیں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا مَیں کسی سے جہالت (بداخلاقی) سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے]۔

شام کے وقت کے اذکار اور دعائیں

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ! اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ (مسلم: 6908[2723] ابو داؤد: 5071)

[ہم نے شام کی اور سارے ملک نے شام کی، جو کہ اللہ کا ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود ہے ہی نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، سب کچھ اسی کی ملکیت ہے، اور ہر قسم کی تعریفیں اسی (اللہ) ہی کے لئے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت (طاقت) رکھتا ہے۔ اے میرے ربّ! مَیں تجھ سے اس رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والی ہے اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات کے شر سے اور اس رات کے بعد آنے والی کل رات کے شر سے، اے میرے ربّ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے ربّ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے]۔

❁ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس

(بخاری: 5017 ابو داؤد: 5056 ترمذی: 3402 ابن ماجہ: 3875)

❁ تسبیحات پڑھیں جو صفحہ نمبر 38 پر دی گئی ہیں۔

سوتے وقت کے اذکار اور دُعائیں

آیت الکرسی (بخاری: 2311، 3275، 5010 ترمذی: 2880)

ایک مسلمان اگر پورے یقین کامل کے ساتھ سوتے وقت قرآن مجید کی ان آخری تین سورتوں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو بہت سی باطنی اور ظاہری بیماریوں خاص طور پر نظر بد، تعویز گنڈا، جادو ٹونہ جیسے شیطانی اثرات کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ (بخاری: 5017 ابو داؤد: 5056 ترمذی: 3402 ابن ماجہ: 3875)

تسبیحات پڑھیں جو صفحہ نمبر 38 پر دی گئی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا

(بخاری: 6312، 6314 مسلم: 6887[2711] المؤطا: 5049 ترمذی: 3417)

[اے اللہ! مَیں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں]۔

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "جب اپنے بستر پر جاؤ تو وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لئے کرتے ہو اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاؤ اور کہو"۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

(بخاری: 6311 مسلم: 6882[2710] ابوداؤد: 5046)

[اے اللہ! مَیں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اپنی کمر تیری طرف لگا لی (تجھ پر بھروسہ کر لیا) مجھے تیرا ہی ڈر ہے اور تیری ہی لگن ہے۔ تجھ سے بھاگ کر تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔ مَیں تیری اس کتاب پر جو

تُو نے نازل فرمائی ایمان لایا اور اس نبی ﷺ پر ایمان لایا جسے تُو نے رسول بنا کر بھیجا]۔

٭ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تُو اس رات مر گیا تو دین اسلام پر مرے گا اور چاہیے کہ اس کے بعد تُو کوئی اور گفتگو نہ کرے"۔

٭ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی بستر پر جانے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر اور چادر کے پلو کو جھاڑ لے، کیا خبر اس پر کوئی چیز آ گئی ہو اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جائے اور یہ دُعا پڑھے"۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

(بخاری: 6320 مسلم: 6892 [2714] ابو داؤد: 5050)

[اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ مَیں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا، اور تیرے فضل کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا، اگر تُو نے میری روح کو قبض کر لیا تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر تُو نے اسے واپس لوٹا دیا تو اس کی ایسے ہی حفاظت فرمانا جیسے تُو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے]۔

اَللّٰهُمَّ! خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّيْتَهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَ مَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ! {اِنِّيْ} اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ

(مسلم: 6888 [2712] احمد: 79/2)

[اے اللہ! تُو نے میری جان کو پیدا کیا، اور تُو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے ہی لئے ہے اس کی زندگی اور موت، اگر تُو نے اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت فرمانا، اور اگر تُو نے

اسے موت دے دی تو اس کی مغفرت فرمانا، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں]۔

❁ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بستر پر آتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ (مسلم: 6893 [2715] ابو داؤد: 5053)

[تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا، اور پلایا، اور دکھوں اور تکلیفوں سے ہماری حفاظت فرمائی، اور ہمیں رہنے کے لئے جگہ عنایت فرمائی، کتنی ہی اور مخلوق ہے کہ ان کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں اور کوئی انہیں جگہ دینے والا نہیں]۔

❁ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کے لئے بستر پر جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ أَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ مَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

(ابو داؤد: 5058 احمد: 117/2 نسائی: 2921)

[تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے (ہر طرح سے) میری کفایت فرمائی اور مجھے رہنے کے لئے ٹھکانہ مہیا کیا، مجھے کھلایا اور پلایا، جس نے مجھ پر اپنا فضل کیا اور بے انتہا کیا، جس نے مجھے عنایت فرمایا اور بے انتہا عنایت فرمایا، ہر حال میں اللہ ہی کی تعریف ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے پیدا فرمانے اور پالنے والے اور اس کے مالک! اور ہر شے کے معبود! میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں]۔

❁ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جب بستر پر لیٹنے لگو تو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ [پاک ہے اللہ (ہر عیب ونقص سے)] {تینتیس (33) بار}

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں] {تینتیس (33) بار}

اَللّٰهُ اَكْبَرُ [اللہ سب سے بڑا ہے] {چونتیس (34) بار}

پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(بخاری: 5361 مسلم: 9515 [2727] ابو داؤد: 5062)

❁ سیّدنا بریدہ بن حسیب اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح وشام کے وقت یہ دعا (سیّد الاستغفار) پڑھ لے اور پھر اپنے اس دن یا رات میں فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا"۔

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(بخاری: 6306 ابو داؤد: 5070 نسائی: 5524 ابن ماجہ: 3872)

[اے اللہ! تُو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تُو نے ہی مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا ہی بندہ ہوں، اور اس عہد اور وعدے پر اپنی ہمت و طاقت کیساتھ قائم ہوں جو مَیں نے تجھ سے کیا۔ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے اعمال کے شر سے، تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تُو نے مجھے عنایت فرمائیں، اور اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میری استدعا ہے تُو میرے گناہ معاف فرمادے کیونکہ گناہوں کو

صرف تُو ہی معاف کرسکتا ہے، یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا]۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ عطا کرنے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں وہ چیز بتلاتا ہوں جو اس (خادمہ) سے بہتر ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ، وَاَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ (مسلم: 6889، 6891[2713] ابن ماجه: 3831)

[اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے مالک اور زمین کے مالک! اے عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے ربّ اور ہر چیز کے ربّ! اے (درخت اور نباتات اگانے کے لئے) دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے، اے تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ہر چیز کے شر سے جو تیرے اختیار میں ہے۔ تُو ہی سب سے پہلے (اوّل) ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ تُو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تُو ظاہر ہے تجھ سے اُوپر کچھ نہیں۔ تُو پوشیدہ (باطن) ہے، تجھ سے پوشدہ کچھ نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما اور فقر سے (نجات دے کر) ہمیں غنی کر دے]۔

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات

❁ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ آیات رات کو پڑھیں تو یہ اس کے (ہر امر

کے) لئے کافی ہوں گی۔ (بخاری: 4008)

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة: 2/285،286)

[(اللہ کا) رسول اس (کلام) پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور مومنین (بھی)۔ یہ (سب کے) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں (کہ اے ہمارے رب!) ہم نے (تیرا حکم) سنا اور تسلیم کیا۔ اے ہمارے رب! تیری مغفرت (ہمیں مطلوب ہے) اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اس کو طاقت ہو۔ جس نے اچھے کام کیے تو (ان کا فائدہ بھی) اس کے لئے اور جس نے بُرے کام کیے (ان کا وبال بھی) اسی پر ہے۔ (پس اے اہل ایمان، تم یوں دُعا کیا کرو کہ) اے ہمارے رب! اگر ہم بھول چوک جائیں تو (ان گناہوں پر) ہماری گرفت نہ فرما۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا تُو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اور اے ہمارے رب! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے اور ہمارے قصوروں سے درگزر

فرما اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما]۔

نیند نہ آنے پر دُعا

٭ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا، یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَهْدِئْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ (ابن السنی: 1321)

[اے اللہ! ستارے ڈوب گئے (لوگوں کی) آنکھوں نے سکون پا لیا۔ تیری ذات زندہ اور قائم ہے تجھے نہ نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگھ۔ اے زندہ اور (کائنات کے) قائم رکھنے والے اس رات میں مجھے سکون عطا فرما اور (میری استدعا ہے تو) میری آنکھوں کو سلا دے]۔

107

رات کو آنکھ کھلنے پر دُعا

٭ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کسی کی آنکھ کھل جائے تو جاگنے پر یہ کلمات ادا کرے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (بخاری: 1154، ابو داؤد: 5060، ابن ماجہ: 3878)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک (بھی) نہیں، بادشاہی اسی (ہی) کی ہے اور وہ ہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ (ہر عیب سے) اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور اس کے

علاوہ ہر گز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور اللہ (بڑائی اور رتبے کے اعتبار سے سب سے) بلند و بالا ہے۔ ہر گز نہیں ہے (مجھ میں گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی) ہمت اور طاقت مگر اللہ کی توفیق سے]۔

پھر اس کے بعد "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" [اے میرے رب! مجھے بخش دے]۔

تو دُعا قبول ہوگی اور اگر اُٹھ کر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

بُرا خواب دیکھنے پر دُعا

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھوکے اور تین مرتبہ یہ پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (مسلم: 5897، 5903[2262,2061])

[مَیں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے]۔

اور جس کروٹ لیٹا تھا، اسے بدل لے اور اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔

نکاح اور شادی بیاہ کی دعائیں

نکاح کے موقع پر دُعا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کو شادی پر مبارکباد دیتے تو فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ (بخاری: 6386 مسلم: 3490 [1427] ترمذی: 1094 نسائی: 3372 ابن ماجه: 1907)

[اللہ تمہیں برکت دے]۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شادی پر مبارکباد دیتے تو فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

(ابو داؤد: 2130 ترمذی: 3355 ابن ماجه: 1905)

[اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کیساتھ اکٹھا رکھے]۔

دلہن سے پہلی ملاقات پر دُعا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم جب شادی کے بعد پہلی بار بیوی سے ملو، تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (ابو داؤد: 2160 ابن ماجه: 1918)

[اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس (عورت) کی خیر کا اور اس فطرت کی خیر کا جس پر تُو نے اسے پیدا فرمایا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس (عورت) کے شر سے اور اس فطرت کے شر سے جس پر تُو نے اسے پیدا کیا ہے]۔

بچے کی پیدائش اور شیطان سے بچاؤ کی دُعا

❁ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھ لے، اگر اس صحبت سے کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا

(بخاری: 141، 6388 مسلم: 6811[920])

[اللہ کے نام سے، اے میرے اللہ! ہمیں شیطان سے دُور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دُور رکھنا]۔

❁ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:
"بنی آدم میں سے کوئی بچہ ایسا نہیں جسے بوقت ولادت شیطان نہ چھوتا ہو اور وہ شیطان کے چھونے کی وجہ ہی سے چیختا ہے، سوائے سیّدہ مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے"۔

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سورۃ آل عمران کی یہ آیت تلاوت فرمانے لگے:

وَاِنِّیْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (آل عمران: 36/3)

[اور بیشک میں اسے اور اس کی (آئندہ) نسل کو شیطان مردود (کے فتنے) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں]۔

❁ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ دُعا پڑھ لے گا، اگر اس کی قسمت میں اولاد ہوئی تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (بخاری: 3431 مسلم: 6135[2366])

{سیدہ مریم علیہا السلام اور سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا شیطان کے چھونے سے محفوظ رہنا والدہ مریم کی دُعا کا نتیجہ تھا}

حصولِ اولاد کی دُعائیں

سیّدنا زکریا علیہ السلام کی دُعائیں

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ (آل عمران: 38/3)

[اے میرے مالک! مجھے اپنی خاص عنایت سے نیک اولاد عطا فرما۔ بے شک تو ہی دُعاؤں کا سننے والا ہے]۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (الانبیاء: 89/21)

[اے میرے پروردگار! (میری استدعا ہے کہ تُو) مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، اور (یوں تو) تُو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے]۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ (الصفات: 100/37)

[اے میرے رب! مجھے (بیٹا) عطا فرما جو صالحین (نیکوں) میں سے ہو]۔

بچے کی پیدائش پر کان میں اذان

بچے کی پیدائش پر اس کے دونوں کانوں میں اذان دیں، پہلے دائیں کان میں اور پھر بائیں کان میں۔ (ابو داؤد: 5105 ترمذی: 1514)

شر سے بچنے اور شدتِ غم کے وقت کی دُعائیں

پریشانی اور رنج وغم کی قرآنی دُعا (سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی دُعا)

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (یوسف: 86/12)

[میں تو اپنی پریشانی اور رنج وغم کی فریاد اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں کرتا]۔

نقصان سے بچنے کیلئے دُعا

❁ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ پڑھے تو اُسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (ابو داؤد: 5088، ترمذی: 3388 ابن ماجه: 3869)

[(اس اعلیٰ ترین ہستی) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی (چاہے وہ شے) زمین کی ہو یا آسانوں کی، اور وہ (اللہ ہی سب کچھ) سننے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے]۔

مخلوق کے شر سے بچنے کیلئے دُعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ {تین (3) مرتبہ}
(مسلم: 6878 [2708] ابن ماجه: 3518 ترمذی: 3437 نسائی الکبریٰ: 290/281)

[میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اسکی (پیدا کی ہوئی) مخلوق کے شر سے]۔

دشمن کیلئے بددُعا

اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ (مسلم: 4543 [1742])

[اے اللہ! کتاب (قرآن) کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، (میری استدعا ہے کہ تُو مخالف) گروہوں کو ذلیل و رسوا کر، اے اللہ! (میری التجا ہے کہ تُو) انہیں شکست دے اور ہلا کر رکھ دے]۔

دشمنوں کے شر سے بچنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ! اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ (مسلم: 7511 [3005])

[اے اللہ! (میری التجا ہے کہ تُو ہی) مجھے اِن سے کافی ہو جا، جس طرح تُو چاہے]۔

شدتِ غم کے وقت کی دُعائیں

❁ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ شدت غم کے موقع پر یہ فرمایا کرتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

(بخاری: 6346 مسلم: 6921 [2730] ترمذی: 3435 ابن ماجہ: 3883)

[عظمت اور حوصلے والے اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور معبود نہیں، عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں، آسمانوں کے مالک اور زمین کے مالک اللہ کے علاوہ ہرگز کوئی معبود نہیں، وہی عرش کریم کا مالک بھی ہے]۔

❁ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

یہ پریشان آدمی کی دُعا ہے

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا، فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (ابو داؤد: 5090)

[اے اللہ! مَیں تیری رحمت کا امید وار ہوں، میری التجا ہے تُو مجھے لحہ بھر کے لئے بھی

میرے نفس کے حوالے نہ کرنا، اور میرے تمام حالات درست فرما دے، (کیونکہ) تیرے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں]۔

❁ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ پریشانی میں فرمایا کرتے تھے:

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (ترمذی : 3524)

[اے زندہ اور (کائنات کے) قائم رکھنے والے مَیں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں]۔

کسی شے کے کھو جانے، نقصان اور مصیبت آنے پر دُعا

❁ اُم المؤمنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس بندۂ مسلم پر مصیبت آپڑے اور وہ یہ دُعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت کا اجر بھی عطا فرمائے گا اور نعم البدل بھی عنایت فرمائے گا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا

(مسلم: 2126[918] ابوداؤد: 3119 نسائی فی الکبریٰ: 10910 ترمذی: 3511 احمد: 30916 الموطا: 555)

[ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ! (میری التجا ہے) مجھے میری اس مصیبت میں اجر دے اور اس (مصیبت) کے بدلے میں اس سے زیادہ (بہتر) بدل عطا فرما]۔ {تو اللہ ان کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرمائے گا}۔

بے بسی اور ناپسندیدہ واقعات پر پڑھنے کی دُعا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو، کہ "اگر" میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا، بلکہ کہو:

قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَاشَآءَ فَعَلَ (مسلم: 6774[2664])

[اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا، اور اس نے جو چاہا کیا]

{کیونکہ "اگر" کا لفظ شیطان کو دخل اندازی کا موقع دیتا ہے}

بیماری اور عیادت کی دُعائیں

عیادت کی دُعائیں

٭ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ (بخاری: 3616)

[کوئی حرج نہیں (کوئی غم و افسوس کی بات نہیں) اگر اللہ نے چاہا تو یہ (بیماری گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے]

٭ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا ابھی وقت نہیں آیا تو وہ اس کے لئے سات مرتبہ یہ دُعا مانگے:

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ

(ابو داؤد: 3106 ترمذی: 2083)

[عرش عظیم کے مالک عظمت والے اللہ سے میں سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا اور عافیت عطا فرمائے]۔ {تو اللہ اس مریض کو شفا عطا فرماتے ہیں}

طلبِ ہدایت، بیماری سے شفا اور دم کی دُعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ (الفاتحۃ: 1/1 تا 7)

[(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (جو) نہایت ہی مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔ فیصلے (قیامت) کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اے اللہ! ہماری التجا ہے کہ تُو) ہمیں سیدھی راہ (راہ ہدایت پر) چلا (اور اس پر چلاتے ہوئے منزلِ مقصود تک پہنچا)۔ ان لوگوں کی راہ (چلا) جن پر تُو نے اپنا انعام فرمایا، نہ ان لوگوں کی (راہ) جن پر (تیرا) غضب (نازل) ہوا اور نہ ہی گمراہوں کی (راہ)]۔

(بخاری: 5749 مسلم: 5733 [2201] ابو داؤد: 3900 ترمذی: 2063 ابن ماجہ: 2156)

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دُعا فرماتے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری: 5743،5675 مسلم: 5710،5709،5707[2191] ابن ماجہ: 3530)

[اے لوگوں کے پالنہار! اس بیماری کو دُور فرما اور شفا عطا فرما، تیرے علاوہ کوئی اور شفا دے ہی نہیں سکتا، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری کو نہ چھوڑے]

بیماری میں رحم کیلئے قرآنی دُعا (سیّدنا ایوب علیہ السلام کی دُعا)

أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (الانبیاء: 83/21)

[(اے میرے ربّ) مجھے بیماری لگ گئی ہے اور (میرا ایمان ہے) تُو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے]۔

بیماری، کفر، غربت اور عذابِ قبر سے بچنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (ابو داؤد: 5090 احمد: 42/5 نسائی: 5850)

[اے اللہ! تُو میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! تُو میرے کانوں میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! تُو میری آنکھوں میں عافیت عطا فرما۔ (اے اللہ) تیرے سوا ہرگز کوئی اور معبود (عبادت کے لائق) نہیں۔ اے اللہ! بے شک مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں کفر سے، غربت و افلاس سے اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے، تیرے سوا کوئی اور معبود (عبادت کے لائق) نہیں]۔

برص، کوڑھ، جنون اور بُری بیماریوں سے پناہ کی دُعا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ
(ابو داؤد: 1554 نسائی: 5495)

[یا اللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، کوڑھ، جنون (پاگل پن) اور بُری بیماریوں سے]۔

مصیبت زدہ (بیمار) کو دیکھتے ہوئے اپنے لئے دُعا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کسی نے کسی مصیبت زدہ (بیمار) کو دیکھ کر کہا!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

تو وہ مصیبت اس کو زندگی میں کبھی نہیں پہنچے گی۔ (ترمذی: 3431 ابن ماجہ: 3892)

[اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی]

نظر بد سے بچنے کی دُعا

❊ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اور رسول اللہ ﷺ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے لئے یوں دُعا فرماتے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَآمَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ

(بخاری: 3371 ابو داؤد: 4737 ابن ماجہ: 3525 ترمذی: 2068)

[میں تم دونوں کو ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں]۔

جسم درد اور بیماری میں اپنے آپ پر دم کرنے کی دُعا

❊ سیّدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم میں درد تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین (3) بار بِسْمِ اللّٰهِ کہو اور سات (7) مرتبہ یہ دُعا مانگو:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (مسلم: 5737 [2202] ابن ماجہ: 3839)

[میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور قدرت سے اس بیماری کی تکالیف اور نقصان سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے]

بیمار پر دم کرنے کی دُعا

❊ سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو جبریل امین علیہ السلام نے (آپ ﷺ پر) یوں دم کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ،

اَللّٰهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ

(بخاری: 5675، 5743، 5744 مسلم: 5700 [2186] ابن ماجہ: 3523، 3527)

[اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے ہر نفس کے شر سے اور حاسد کی نظر سے، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، اللہ ہی کے نام سے دم کرتا ہوں]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ کے نبی ﷺ بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کرتے اور ہاتھ پھیرتے اور جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی۔

(بخاری: 4439، 5016 مسلم: 5714 [2192])

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (الفلق: 113)

[(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا ہے۔ اور رات کے گہرے اندھیرے کے شر سے جب وہ ڈیرے ڈال دے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنیوالے کے شر سے (اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) جب وہ حسد کرے]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○

(الناس: 114)

[(اے محمد ﷺ) کہہ دیجیے کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں جو انسانوں کی ہر شے کا مالک (اور مختار) ہے۔ انسانوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ

جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ اس (شیطان) کے وسوسوں (برائی) سے جو وہ لوگوں کے سینوں میں ڈالتا ہے۔ چاہے جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو]۔

سانپ، بچھو وغیرہ کے زہر کا تریاق

❁ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کی انگلی پر کاٹا۔ آپ ﷺ نے اسے پاپوش کیساتھ مار ڈالا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَاتَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهُ، اَوْنَبِيًّا وَّلَا غَيْرَهُ

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطب والرقی حدیث 4567 بحوالہ شعب الایمان)

[اللہ بچھو کو لعنت کرے۔ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو۔ یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو]۔

پھر نبی کریم ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اور دونوں کو ملا کر انگلی پر ڈالتے، اور ملتے تھے۔ اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

تکلیف، زخم اور پھوڑے کے علاج کی دُعا

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا کسی کو کوئی زخم یا پھوڑا لاحق ہوتا تو اللہ کے نبی ﷺ اپنی انگشت مبارک پر لعاب دہن لگا کر زمین پر رکھتے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے اور یہ دُعا فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

(بخاری: 5745 مسلم: 5719 [2194] ابن ماجہ: 3521)

[اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی خاک اور ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کی برکت سے اور ہمارے ربّ کے اِذن سے ہمارا مریض شفا پا جائے]۔

زندگی کے آخری لمحات میں مانگنے کی دُعا

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (بوقت وفات) میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، مَیں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے سنا

اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِیْ {وَارْحَمْنِیْ} وَالْحِقْنِیْ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (بخاری: 4436، 5647، 9436

{قوسین میں الفاظ ترمذی کے ہیں} مسلم: 5707 [2191] ترمذی: 3496 ابن ماجه: 1619)

[یا اللہ! {مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما} مجھے رفیق اعلیٰ (اپنے ساتھ) ملا دے]۔

عالمِ نزع میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین

سیّدنا ابی سعید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے مرنے والے کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی تلقین کیا کرو

(مسلم: 2123 [916] ابو داؤد: 3117 ابن ماجه: 1444)

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس کا مرتے وقت آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(ابو داؤد: 1316 احمد: 245/5)

میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لِفُلَانٍ) وَّارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ

(مسلم: 2130 [920] ابو داؤد: 3118)

[اے اللہ! ہماری استدعا ہے تو معاف فرما اس (شخص) کو اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اور اس کے بعد پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا کوئی جانشین بنا، اور (ہماری التجا ہے تو) ہمیں اور اسے معاف فرما اے ربّ العالمین! اور (ہماری درخواست

ہے کہ تو) اس کی قبر میں کشادگی فرما دے اور روشنی کر دے]۔

نوٹ: (لِفُلَانٍ) کی جگہ میت کا نام لے لیں یا پھر أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ کہہ دیں۔

میّت کے گھر والوں کے پڑھنے کی دعا

أَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً (مسلم: 2129 [919] ابو داؤد: 3115)

[اے اللہ! (میری التجا ہے) مجھے اور اسے (میّت کو) بھی بخش دے اور (میری استدعا ہے) مجھے اس (میّت) کے بدلے میں بہتر بدل عطا فرما]۔

جنازہ و تدفین

جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے کی فضیلت

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ

[جو شخص میّت کا جنازہ پڑھتا ہے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص دفنا کر آتا ہے اسے دو قیراط ثواب ملے گا]۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول ﷺ) دو قیراط کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ

[دو بڑے پہاڑوں کے برابر (اُحد پہاڑ کے برابر)]

(بخاری: 1325 مسلم: 2189 [945] ابو داؤد: 3168 ابن ماجه: 1539 نسائی: 1993، 1997)

جنازہ کی مسنون دُعائیں

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ (ابو داؤد: 3199 ابن ماجه: 1497)

[جب تم کسی میت کا جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خلوصِ نیت سے دعا کرو]۔

اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا، اَللّٰهُمَّ! مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

عَلَى الْإِسْلَامِ، اَللّٰهُمَّ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

(ابو داؤد : 3201 ابن ماجه : 1498 ترمذی : 1024 النسائی : 1988)

[اے اللہ! (ہماری التجا ہے) تُو معاف فرما دے ہمارے زندوں کو اور فوت شدگان کو بھی، ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مَردوں اور ہماری خواتین کو، اور ہمارے (یہاں) موجود اور ہمارے غیر حاضر (احباب) کو، اے اللہ! جس کو تُو ہم میں سے زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھنا، اور جس کو تُو ہم میں سے فوت کرے پس تُو اسے ایمان پر موت نصیب فرمانا، اے اللہ! (ہماری التجا ہے) ہمیں اس (میّت) کے اجر سے ہرگز محروم نہ کرنا اور (ہماری استدعا ہے) نہ ہی اس کے بعد گمراہ کرنا]۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

{جامع ترمذی میں دعا کے کچھ الفاظ شامل ہیں}

(مسلم : 2232، 2234[963] ابن ماجه : 1500 نسائی : 1985، 1986 ترمذی : 1025)

[اے اللہ! (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو بخش دے اور (ہماری درخواست ہے) اس پر رحم بھی فرما، (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو عافیت عطا فرما اور (ہماری استدعا ہے) اس سے درگزر فرما، (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کی اچھی طرح مہمان نوازی فرما اور اس کی قبر کو فراخ (کشادہ) کر دے اور (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کے گناہوں کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے دھو ڈال، اور (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو اس طرح گناہوں سے صاف کر دے جس طرح تُو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور (اے اللہ! ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو بدلے میں اس کے

(پہلے) گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو گھر والے عطا فرما جو اس کے پہلے گھر والوں سے بہتر ہوں اور (ہماری التجا ہے تُو) اس (میّت) کو اس کے ساتھی (شوہر/بیوی) سے بہتر ساتھی ہو (عطا فرما) اور (اے اللہ! ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو جنت میں داخل فرما اور (اے اللہ! ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو قبر کے عذاب سے اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے (اچھی طرح) بچا]۔

اَللّٰهُمَّ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ {سنن ابوداؤد میں الفاظ کی ترتیب میں فرق ہے} (ابن ماجه: 1499 ابو داؤد: 3202)

[اے اللہ! (یہ تیرا بندہ) فلاں ابن فلاں تیرے ذمے (کفالت) ہے اور تیری ہمسائیگی اور (تیری) امان (پناہ) میں ہے اور پس ہماری التجا ہے تُو اسے قبر کی آزمائش سے اور آگ (جہنم) کے عذاب سے محفوظ فرما دے، (اے اللہ!) تُو وفا (وعدے کا پکا) اور حق (سچائی) والا ہے، پس ہماری التجا ہے تُو اسے معاف فرما دے اور اس پر رحم بھی فرما یقیناً تُو ہی (گناہوں کا) معاف (بخشش) کرنے والا اور (اپنے بندوں پر) ہمیشہ رحم کرنے والا ہے]۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لِفُلَانٍ) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ (مسلم: 2130 [920] ابو داؤد: 3118)

[اے اللہ! ہماری استدعا ہے تُو معاف فرما اس (شخص) کو اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اور اس کے بعد پیچھے رہ جانیوالوں میں اس کا کوئی جانشین بنا، اور (ہماری التجا ہے تُو) ہمیں اور اسے معاف فرما، اے ربّ العالمین! اور (ہماری درخواست

ہے کہ تو) اس کی قبر میں کشادگی فرما دے اور روشنی کر دے]۔

نوٹ: (لِفُلَانٍ) کی جگہ میّت کا نام لے لیں یا پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ کہہ دیں۔

اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَآءَ (لَهٗ) فَاغْفِرْلَهٗ

(ابو داؤد: 3200 نسائی فی الکبریٰ: 1078 احمد: 363/2)

[اے اللہ! تُو اس میّت کا ربّ ہے، تُو نے ہی اسے پیدا فرمایا ہے اور تُو نے ہی دین اسلام کی ہدایت عطا فرمائی، اور تُو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے، اور تُو اس کے ظاہر اور باطن سے اچھی طرح واقف ہے، ہم اس کی سفارش کی جسارت کرتے ہیں، ہماری التجا ہے پس تُو اسے معاف فرما دے]۔

اَللّٰهُمَّ! اِنَّهٗ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ! اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْٓ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ! لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (الموطا مالك: 530 عبد الرزاق: 6425 ابن ابی شیبہ: 10377)

[اے اللہ! (یہ) تیرا بندہ ہے، اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہے، اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا ہرگز کوئی اور معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تُو اس کا حال خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر وہ نیک لوگوں میں سے تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر وہ گناہگار تھا تو (اے اللہ!) تُو اس (کے گناہوں) سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد کسی اور فتنہ میں نہ ڈالنا]۔

بچے کی نماز جنازہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ اَجْرًا

(بخاری: کتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة قبل از حدیث: 1335)

[اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لئے (آخرت کیلئے) میر منزل (بنا دے) اور پیش رَو اور (باعث) اجر وثواب بنا دے]۔

میت قبر میں رکھنے کا طریقہ

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت پہلے پاؤں داخل کر کے دائیں کروٹ لٹا کر سر کے نیچے اینٹ رکھ دیں۔ (ابن ابی شیبہ جلد 4 صفحہ 130)

میّت قبر میں رکھتے وقت کی دُعا

٭ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میّت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دُعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(ابو داؤد: 3213 نسائی فی الکبریٰ: 1088 ترمذی: 1046 احمد: 27/2)

[اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (اس میّت کو قبر میں اتارتے ہیں)]۔

میّت دفن کرنے کے بعد کی دُعا

٭ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب میّت دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو قبر پر رک کر ہم سے فرماتے:

"اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال و جواب میں) ثابت قدمی کی دُعا مانگو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب کیا جا رہا ہے"۔

اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ (ابو داؤد: 3221)

[اے اللہ! (ہماری التجا ہے) تُو اس (میّت) کو معاف فرما دے اور (ہم استدعا کرتے ہیں) اسے (قبر میں سوال و جواب کے وقت) ثابت قدم رکھ]۔

زیارتِ قبور کی دُعا

❁ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ انہیں زیارت قبور کیلئے یہ دُعا سکھلاتے:

أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ {وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ} أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم: 2255، 2257 [974-975] ابن ماجه: 1547)

{ابن ماجہ کی روایت سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور قوسین کے درمیان کے الفاظ مسلم نے اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیے ہیں}

[اے اس علاقہ (قبرستان) کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو، یقیناً ہم بھی اللہ نے چاہا تو (ادھر) تم سے ملنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانیوالوں پر رحم فرمائے اور بعد میں جانیوالوں پر بھی (رحم فرمائے اور) مَیں اپنے لئے اور تمہارے لئے (اللہ سے) خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں]۔

صدمہ پر صبر، میت پر آنسو بہانا، نوحہ کرنا اور تعزیت

صدمہ پر صبر کرنا

❁ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو"

مزید فرمایا:

"صبر وہی ہوتا ہے جو پہلے صدمہ کے وقت ہو" (بخاری: 1252 مسلم: 2139 [926] ابو داؤد: 3124)

میّت پر رونا/ آنسو بہانا

سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ یہ (آنسو بہانا) رحمت ہے، اللہ جن کے متعلق چاہتا ہے ان کے دلوں میں (رحمت) ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے جو رحم دل ہوں"۔

(بخاری: 1284 مسلم: 2135 [923] ابو داؤد: 3125)

نوحہ کرنا/ بین کرنا

سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ (میت پر آواز کے ساتھ چیخنا چلانا، بین کرنا، بال نوچنا، سر میں خاک ڈالنا، کپڑے پھاڑنا) کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری: 7215 مسلم: 2163 [936] ابو داؤد: 3127)

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی"۔

(ابو داؤد: 3128 احمد: 65/3 بیہقی: 63/4)

تعزیت کی مسنون دُعا

میّت کے رشتہ داروں سے ملاقات پر تعزیتی کلمات یوں کہیں:

إِنَّ لِلّٰهِ مَآ أَخَذَ وَلَهُ مَآ أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (بخاری: 1284، 5665، 7377 ابو داؤد: 3125 نسائی: 1867 ابن ماجہ: 1588)

[یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے (واپس) لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا اور ہر چیز (کے فنا ہونے) کا وقت مقررہ اسی کے پاس ہے، پس تمہیں چاہیے کہ صبر کرو اور (اللہ سے) ثواب کی امید رکھو]۔

طوفان اور بادو باراں کے وقت کی دُعائیں

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا، وَخَیْرَ مَا فِیْھَا، وَخَیْرَ مَآاُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا، وَشَرِّمَا فِیْھَا، وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ
(مسلم: 2085[899] ترمذی: 3449)

[اے اللہ! مَیں تجھ سے اس (آندھی) کی خیر و برکت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور جو کچھ اس (آندھی) میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے]۔

❁ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ افق پر بادل دیکھ کر تمام کام چھوڑ کر یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا (ابو داؤد: 5099 ابن ماجہ: 3889)

[اے اللہ! مَیں اس کی تباہ کاریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں]۔

اور اگر بارش شروع ہونے لگتی تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ! صَیِّبًا ھَنِیْئًا (ابو داؤد: 5099 ابن ماجہ: 3889)

[اے اللہ! اسے نفع دینے والی بارش بنا]۔

بخاری شریف میں اس طرح ہے "اَللّٰھُمَّ! صَیِّبًا نَّافِعًا" (بخاری: 1032)

[اے اللہ! اسے نفع بخش بارش بنا]۔

اَللّٰھُمَّ! حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ! عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری: 1013 مسلم: 897)

[اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہیں۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، اونچی جگہوں پر، پہاڑی نالوں پر اور جہاں درخت اگتے ہیں وہاں برسا]۔

استسقاء کی دُعائیں
[بارش طلب کرنے کی دُعائیں]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ، اَللّٰھُمَّ! اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ

(ابو داؤد: 1173 بیہقی: 349/3)

[تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ انتہائی مہربان اور ہمیشہ رحم کرنیوالا ہے۔ روز جزا وسزا کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور معبود ہے ہی نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تُو ہی اللہ ہے، تیرے سوا ہرگز کوئی اور معبود نہیں، تُو غنی اور بے پرواہ ہے، ہم فقیر اور محتاج ہیں، ہماری التجا ہے تُو ہم پر بارش نازل فرما اور جو تُو نازل فرمائے اسے ہمارے لئے قوت اور ایک وقت (مقاصد) تک پہنچنے کا ذریعہ بنا]۔

اَللّٰھُمَّ! اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ! اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ! اسْقِنَا (بخاری: 1013)

[اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا]۔

اَللّٰھُمَّ! اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ

(ابو داؤد: 1176)

[اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام کردے اور اپنی خشک زمین کو تروتازہ کردے]۔

اَللّٰھُمَّ! اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ

(ابوداؤد 1169)

[اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، ازحد فائدہ بخش، بہترین انجام والی، جو شادابی لائے، نفع آور، بے ضرر اور جلد آئے، دیر نہ کرے]۔

سورج گرہن اور چاند گرہن

❁ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"سورج اور چاند گرہن دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو"۔ (بخاری: 1044 مسلم: 2089[901] ترمذی: 561 نسائی: 1475)

❁ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور خطبہ میں لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگیں۔
(بخاری: 1049، 1050 مسلم: 2098 [903] نسائی: 1476، 1498)

مرغ کی اذان اور گدھے کی آواز سننے پر دُعائیں

مرغ کی اذان سننے پر دُعا

سیّدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مرغ کو گالی مت دیا کرو، اس لئے کہ یہ نماز کے لئے جگاتا ہے"۔

(ابو داؤد: 5101 نسائی: 10781 احمد: 115/4)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو (یہ دُعا مانگو):

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (بخاری: 3303 مسلم: 2729 ابو داؤد: 5102)

[اے اللہ! مَیں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔]

بے شک اس نے فرشتوں کو دیکھا ہوتا ہے۔

گدھے کی آواز سننے پر دُعا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (بخاری: 3303 مسلم: 6920[2729] ابو داؤد: 5102)

[مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے]

بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

روزوں سے متعلق دُعائیں

چاند دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

(ترمذی: 3451)

[اے اللہ! تُو طلوع فرما اس (چاند) کو ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، (اے چاند!) میرا اور تمہارا رب اللہ ہے]۔

روزہ افطار کرتے وقت کی دُعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(ابو داؤد: 2357 نسائی: 299)

[پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا]۔

روزہ افطار کروانے والے کیلئے دُعا

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ

(ابو داؤد: 3854 ابن ماجه: 1747)

[تمہارے ہاں روزہ دار افطار کرتے رہیں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لئے دُعائیں کرتے رہیں]۔

لیلۃ القدر کی دُعا

۞ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کیا دُعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (ترمذی: 3513 احمد: 171/6 ابن ماجه: 3850)

[اے اللہ! یقیناً تُو معاف کرنے والا ہے (اور) معافی کو پسند کرتا ہے، پس (میری التجا ہے کہ تُو) مجھے معاف فرمادے]۔

عمرہ اور حج کی دُعائیں

عمرہ اور حج کی نیّت

لَبَّيْكَ عُمْرَةً (یا) لَبَّيْكَ حَجًّا {بلند آواز سے پڑھیں}

تلبیہ

{عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد میقات سے تلبیہ پڑھنا شروع کریں}

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (بخاری: 1549 مسلم: 2811 [1184] ابو داؤد: 1812 نسائی: 2748)

[میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک ہے ہی نہیں میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور ہر نعمت تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی بادشاہی ہے تیرا کوئی شریک ہے ہی نہیں]۔

حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ ۔۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مسنون ہے۔ (بخاری: 601/3)

دورانِ طواف

دورانِ طواف تلاوتِ قرآن کریم، تسبیح و تہلیل، دُعائیں اور اذکار کرنا چاہیے۔

رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرۃ: 201/2)

[اے ہمارے رب! ہماری التجا ہے کہ تو ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرما اور

ہماری استدعا ہے کہ تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا]۔ (ابو داؤد: 1892 نسائی: 3443)

سعی کرتے وقت کی دُعا (صفا اور مروہ کے درمیان سعی)

{دو رکعت پڑھنے کے بعد سعی پر جانے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرنا مسنون ہے}

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔۔ اَبْدَأُ بِمَابَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ

[بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ مَیں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا]۔

اور پھر صفا کے اُوپر چڑھنا ہے بیت اللہ کو دیکھنا ہے، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور کبریائی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہنے ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مسلم: 2950 [1218] ابوداؤد: 1905)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ہرگز اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس نے پورا فرمایا اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی اس نے (مخالف) گروہوں کو، اکیلے ہی]۔

{اِس کے بعد دُعا کرنی ہے۔ اس طرح تین دفعہ پڑھنا ہے۔ مروہ پر پہنچ کر اسی طرح کرنا ہے جیسے صفا پر کیا۔ دورانِ سعی کثرت سے تسبیح وتہلیل اور حمد وثناء کرنی ہے}۔

میدانِ عرفات (9 ذوالحجہ) کی دُعا

✲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے بہتر دُعا یومِ عرفہ کی دُعا ہے اور اس دن جو کچھ مَیں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگا (وہ کلمات یہ ہیں):

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترمذی: 3585 الموطا: 495)

[اللہ کے سوا ہرگز کوئی اور معبود ہے ہی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی (ہی) کی ہے۔ اور وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے]۔

دُعائے استخارہ

یہ دُعا حقیقت میں اللہ سے کوئی اہم کام کرنے کے بارے میں مشورہ ہے۔ لیکن جو کام شریعت کا حکم ہیں اس کے لئے استخارہ کرنا جائز نہیں مثلاً: زکوٰۃ دی جائے یا نہ دی جائے، حج کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

استخارہ کا مسنون طریقہ

دو نفل استخارے کی نیت سے پڑھیں اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگیں یا دورانِ نوافل تشہد میں درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دُعا مانگ لیں۔ اس طرح ایک دفعہ، دو دفعہ، تین دفعہ، استخارہ کرتے رہیں۔

یہ مت تصور کیجئے کہ استخارہ کرنے کے بعد کوئی بزرگ خواب میں آئیں گے اور رہنمائی کریں گے۔ یہ باتیں سب خرافات ہیں۔ یہ ایک دُعا ہے اور اللہ سے ایک مشورہ ہے، اگر کام بہتر ہوگا تو اللہ ربّ العزت اس کے لئے راستہ ہموار کردیں گے۔ نہیں بہتر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس میں رکاوٹیں پیدا کردیں گے۔

{استخارہ خود کیجئے، اللہ رب العزت سے خیر کا پہلو خود مانگیے! کسی مذہبی شخصیت سے استخارہ کروانے کا تاثر غلط ہے۔ اسلام میں اس طرح کا کوئی تصور نہیں}

اللہ ربّ العزت ہمیں صحیح طریقے سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☼ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں دُعائے استخارہ قرآن مجید کی سورۃ کی طرح سکھاتے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

جس کو کوئی حاجت ہو وہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر یہ دُعا پڑھے اور پڑھنے کے دوران دُعا میں موجود لفظ "هٰذَا الْأَمْرَ" کی جگہ پر اپنی حاجت کا نام لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

(بخاری: 1162 ابو داؤد: 1538 ترمذی: 480 نسائی: 3253 ابن ماجہ: 1383)

[اے اللہ! مَیں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے سے تجھ سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے فضل وکرم کی بھیک مانگتا ہوں کیونکہ تُو ہی قادر ہے، مَیں تو عاجز ہوں۔ (ہر چیز کا انجام) مَیں نہیں جانتا۔ جبکہ تُو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام دین و دنیا کے لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے تو یہ کام مجھ پر آسان کر دے اور اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام دین و دنیا اور انجام کے اعتبار سے میرے لئے نقصان دہ ہے تو مجھ سے اس کام کو دُور رکھ اور مجھے اس کام سے باز رکھ اور میرے لئے بہتری میسر فرما، جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن کر دے]۔

مصادر و ماخذ

رسول اللہ ﷺ کی محبوب دُعائیں

کی تالیف وتخریج کیلئے مندرجہ ذیل کتب سے افادہ کیا گیا ہے۔

- قرآن کریم —— تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
- صحیح بخاری —— ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
- صحیح مسلم —— مسلم بن حجاج قشیری نیساپوری رحمہ اللہ
- سنن ابوداؤد —— ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق ازدی بجستانی رحمہ اللہ
- جامع ترمذی —— ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمہ اللہ
- سنن نسائی —— ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی نسائی رحمہ اللہ
- سنن ابن ماجہ —— ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ
- الموطاء مالک —— ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک اصبحی رحمہ اللہ
- مسند احمد —— ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

نوٹ: حوالہ جات ② تا ⑦ الکتب الستہ (مجلد واحد) صحاح ستہ (ایک جلد میں) طبع شدہ دار السلام لاہور سے لئے گئے ہیں۔

دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

ہم میں سے اکثر احباب کہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ ایسے سوالات پہلے ادوار میں بھی ہوئے۔ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ سے سوال کیا گیا کہ سورۃ المؤمن (60/40) میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ [مجھ سے دُعا کرو میں قبول کرونگا]۔ مگر کیا وجہ ہے کہ ہم دُعائیں کرتے ہیں لیکن ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ نے جواب دیا:

- تم اللہ کو مانتے ہو، مگر اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔
- تم قرآن مجید پڑھتے ہو، مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔
- تم شیطان کو جانتے ہو، مگر پھر بھی اس سے مفاہمت کرتے ہو۔
- تم رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو، مگر اُن کی سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔
- تم جنت کی چاہت رکھتے ہو، مگر اس کے حصول کیلیۓ کوئی محنت نہیں کرتے۔
- تم جہنم سے خوف زدہ ہو، مگر اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔
- تم موت کو ایک حقیقت مانتے ہو، مگر اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے۔
- تم دوسروں کی خامیاں تلاش کرتے ہو، مگر اپنی خامیوں پر نظر نہیں رکھتے۔
- تم اللہ کا دیا ہوا کھاتے ہو، مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔
- تم اپنے مردے دفن کرتے ہو، مگر اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتے۔
- تم اپنے لئے عزت چاہتے ہو، مگر اپنے والدین اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتے۔
- تم اپنے لئے زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی کوشش کرتے ہو، مگر حاجت مندوں کو بھول جاتے ہو۔

پھر بھی گلہ کرتے ہو کہ ہماری دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں!

فہم قرآن کلاسز (بلا معاوضہ)

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ) لاہور کے زیر اہتمام

فرقہ واریت سے بالا تر ہو کر کسی ترجمہ کی مدد کے بغیر براہ راست قرآنِ مجید سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے تین (3) ماہ پر مشتمل کورس کیجئے۔

ماہنامہ مجلہ فہم قرآن

الحمدللہ! **فہم قرآن انسٹیٹیوٹ** (رجسٹرڈ) کا ترجمان ماہنامہ **مجلہ فہم قرآن** ستمبر 1999ء سے نہایت خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ جس میں پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی قرآنی / عربی گرامر **تیسیر القرآن** پر مبنی لیکچرز سے ماخوذ • **شرح تیسیر القرآن** • قرآنِ مجید کی لغوی تشریح • تیسیر القرآن ڈکشنری • لغۃ القرآن • آئینہ حدیث • خواتین اور بچوں کیلئے تربیتی اور اصلاحی مضامین • قرآنِ مجید کا اردو اور انگلش ترجمہ اور • فرقہ واریت سے پاک خالص توحید و رسالت پر مبنی مضامین ہر ماہ تسلسل سے شائع ہو رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ گھر بیٹھے قرآنِ مجید کی زبان اور اس کے علوم سے آگاہی حاصل ہو اور ہر ماہ فہم قرآن سے متعلقہ مواد آپ تک پہنچتا رہے تو آج ہی **مجلہ فہم قرآن** کے ممبر بننے کے لئے **فہم قرآن انسٹیٹیوٹ** (رجسٹرڈ) معرفت **ولایت سنز** (پبلشرز) محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ لاہور۔ 54000 یا فون: 37441199، 37443434، 36311513-4 پر رابطہ فرمائیں۔

خود بھی ممبر بنئے اور دوست احباب کو بھی ممبر بننے کی ترغیب دیجئے

پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی قرآنی / عربی گرامر پر مقبول عام کتاب

تَیْسِیْرُ الْقُرْآن

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ کی پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ کی تیسیر القرآن پر مبنی لیکچرز سے ماخوذ

شَرح تَیْسِیْرُ الْقُرْآن

سے قرآن فہمی اور عربی زبان کی تدریس آسان ہو گئی ہے۔

تیسیر القرآن لیکچرز کی آڈیو سی ڈی اور آڈیو کیسٹس بھی دستیاب ہیں

ISBN 978-969-8738-05-1

9 789698 738051

ولایت سنز (پبلشرز) — پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ

لاہور۔ 54000 پاکستان

فون: 36311514، 042-36311513 فیکس: 042-36311512